USAID
امریکی عوام کی طرف سے

Dairy and Rural Development Foundation

ڈیری گائیڈ

سات روزہ تربیتی نصاب برائے مویشی پال کسان

ڈیری پراجیکٹ

معاشی خودمختاری بذریعہ ڈیری اور لائیوسٹاک ڈویلپمنٹ

ڈیری گائیڈ

سات روزہ تربیتی نصاب برائے مویشی پال کسان

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (USAID)، (USAID-DRDF) ڈیری پراجیکٹ کے ذریعے مویشی پال کسانوں کیلئے اس ٹریننگ کا بلا معاوضہ اہتمام کر رہا ہے اور کسانوں کو یہ کتابچہ بلا معاوضہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

اعلامیہ:۔

اس کتابچہ کی اشاعت امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (USAID) کے تعاون سے ممکن ہوئی ہے اس کتابچہ میں شائع شدہ مواد مصنف کے اپنے خیالات کی عکاسی ہے اور اس میں (USAID) یا امریکی حکومت کی رائے شامل نہیں۔

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
01	جانوروں کی نسلیں	05
02	جانوروں میں نسل کشی	10
03	جانوروں کی خوراک	12
04	جگالی	13
05	صحت مند جانور کی نشانی	13
06	لعاب کا پیدا ہونا	14
07	پانی (Water)	14
08	ونڈا (Concentrate)	15
09	شیڈ ڈیزائن	16
10	فارم کی صفائی	19
11	خوراک، چارا جات اور ان کی غذائیت جانور اور خوراک	20
12	چارہ جات کا کیلنڈر	23
13	سال میں تین فصلیں حاصل کرنے کا جدول	24
14	سائیلج	25
15	بہترین سائیلج کے اصول	28
16	بیے	29
17	یوریا شیرہ بلاک (یوریا مولیسز بلاک)	30
18	دودھیال جانوروں کی غذائی ضروریات	31
19	جانوروں کی خوراک میں ونڈے کا استعمال	32
20	جانوروں میں کھلانے کے طریقے	34

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
21	بچھڑوں کی پرورش کا جدید طریقہ کار	38
22	بچھڑوں کی پرورش سے متعلقہ دیگر امور	40
23	جانوروں میں کرموں سے پیدا ہونے والے امراض	43
24	بیرونی کرموں سے پیدا ہونیوالے امراض	44
25	سوزش حیوانہ / ساڑو	46
26	سوزش حیوانہ / ساڑو کا خاتمہ	49
27	جانوروں میں منہ کھر	51
28	جانوروں میں گل گھوٹو	53
29	حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام	54
30	دوائی پلانے کے طریقے	55
31	دودھ دینے والے جانوروں کی دیکھ بھال	56
32	حاملہ جانوروں کی دیکھ بھال	57
33	خشک جانوروں کی دیکھ بھال	58
34	ڈیری فارم میں دودھ کی جگہ کی صفائی اور حفاظت	59
35	دودھ استعمال کرنے واے برتن	60
36	حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق دودھ دھونا، رکھنا اور ذخیرہ کرنا	61
37	امراضِ حیوانات کا روایتی طریقوں سے بروقت علاج	63
38	جانوروں میں پیداواری ریکارڈ رکھنے کی اہمیت	70
39	فیریزرین کی دودھ کی اوسط پیداوار	71

جانوروں کی نسلیں

1- جانوروں کی درجہ بندی

جانوروں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ دودھ دینے والے جانور۔(Milk Breeds)

۲۔ گوشت والے جانور۔ (Beef Breeds)

۳۔ دوہرے مقصد کے جانور(Dual Purpose Breeds)

1- دودھ دینے والے جانور۔(Milk Breeds)

اس گروپ میں 100 لیٹر تک دودھ دینے والے جانور ہیں۔ ان میں ہولسٹین فریزین، جرسی، سوس براؤن اور ساہیوال شامل ہیں۔

★ ہولسٹین فریزین: Holstein/Friesian

ہولسٹین فریزین کو دوسرے ممالک بالخصوص آسٹریلیا سے پاکستان میں درآمد کیا جاتا ہے اور یہ جانور پاکستان میں بھی اچھی پیداوار کا حامل ہے۔
یہاں اس کی پیداوار مختلف فارمز پر 50 لیٹر روزانہ تک ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس کی جسامت بڑی، رنگ سفید اور سیاہ ہے۔ چاروں ٹانگیں اور دم بھی سفید ہے۔

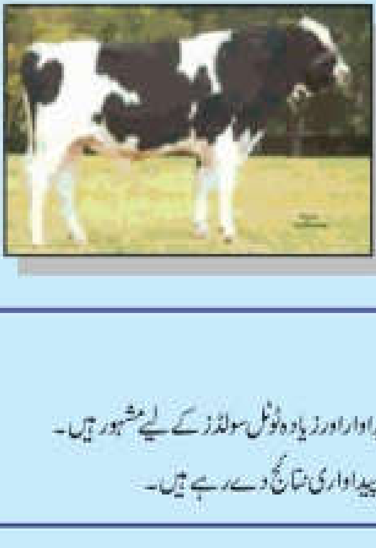

جرسی: (Jersey)

جرسی نسل بھی دودھ کی پیداوار کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے اس نسل کے جانور اچھی پیداوار اور زیادہ ٹوٹل سولڈز کے لیے مشہور ہیں۔
پاکستان میں اس نسل کے جانور بھی دوسرے ممالک سے درآمد کیے گئے ہیں جو کہ اچھے پیداواری نتائج دے رہے ہیں۔

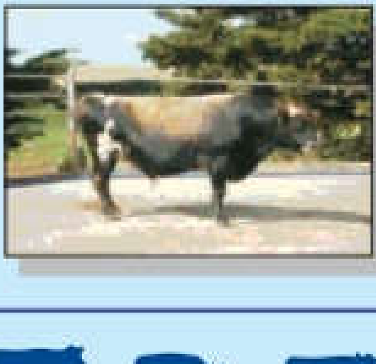

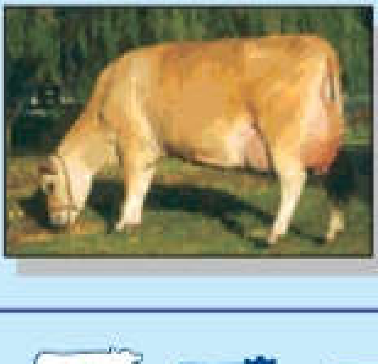

سوس براؤن: Swis Brauwn

پہاڑی علاقے کا جانور ہے۔ مضبوط ڈھانچہ اور دودھ کی پیداوار بھی زیادہ ہے۔

2۔ گوشت والے جانور۔ (Beef Breeds)

گوشت کی زیادہ پیداوار دینے والے جانوروں میں ہرفرڈ، اینگس، لیموزین، پارتھی نیس، شیر ولیز اور چولستانی شامل ہیں۔

★ ہرفرڈ: Hereford

ہرفرڈ کا تعلق انگلینڈ سے ہے نر ہرفرڈ کا وزن 820 کلوگرام تک ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے وزن میں روزانہ اوسطاً 1.24 کلوگرام تک اضافہ ہوتا ہے۔

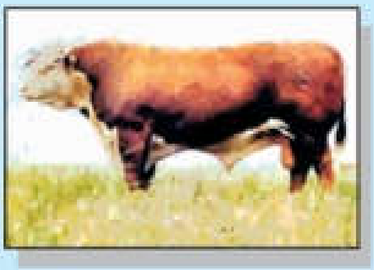

★ اینگس: Angus

اینگس اس کا بنیادی وطن سکاٹ لینڈ ہے نر کا اوسط وزن 900 کلوگرام تک ہوتا ہے۔ اس کے وزن میں روزانہ اوسطاً 1.20 کلوگرام تک اضافہ ہوتا ہے۔

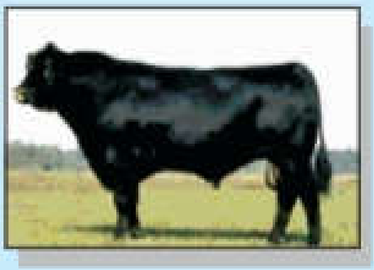

★ لیموزین: Limozsin

لیموزین نسل کا تعلق فرانس سے ہے اور نر کا وزن 1200 کلوگرام تک ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے وزن میں روزانہ اوسطاً 1.12 کلوگرام تک اضافہ ہوتا ہے۔

★ پارتھی نیس: Parthenais

اس کا تعلق مغربی یورپ سے ہے۔ اس سے گوشت کی اچھی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس کے وزن میں روزانہ اوسطاً 1.42 کلوگرام تک اضافہ ہوتا ہے۔

★ شیرولیز: Charolais

شیرولیز کا تعلق فرانس سے ہے اور نر کا وزن 900 سے 1100 کلوگرام تک ہوتا ہے۔ اس کے وزن میں روزانہ اوسطاً 1.31 کلوگرام تک اضافہ ہوتا ہے۔

3۔دوہرے مقصد کے جانور : (Dual Purpose Breeds)

اس گروپ میں ایسے جانور ہیں جو دودھ اور گوشت کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ مضبوط جسامت کے حامل ہیں۔ اس لئے انہیں بار برداری کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان جانوروں میں ساہیوال، بھاگناڑی، ڈھنی، چولستانی اور برہمن زیادہ مشہور ہیں

★ ساہیوال:Sahiwal

ساہیوال نہایت خوبصورت اور اچھا دودھ دینے والا پاکستانی جانور ہے۔ اپنی چمکدار جلد کی وجہ سے مشہور ہے۔ بیماریوں بالخصوص چیچڑوں کے خلاف قوت مدافعت بہت زیادہ ہے اور سخت گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اس کے دودھ میں چکنائی کی مقدار کافی زیادہ ہے جو کہ 5.5 فیصد تک چلی جاتی ہے۔

★ بھاگناڑی:Bhagnari

بنیادی طور پر بار برداری کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا تعلق ضلع جیکب آباد کے علاقے بھاگ سے ہے۔ رنگ سفید سے سرمئی اور کوہان پر تقریباً سیاہ ہو جاتا ہے۔
نر کا وزن 600 کلوگرام اور مادہ کا وزن 480 کلوگرام تک ہوتا ہے

منافع بخش ڈیری فارمنگ کیلئے بہترین نسل کا انتخاب ضروری ہے۔

★ دھنی:(Dhanni)

اٹک، راولپنڈی اور جہلم میں پایا جاتا ہے۔ باربرداری کے علاوہ ہل اور رہٹ میں جوتا جانے والا جانور ہے۔

★ چولستانی:(Cholistani)

چولستانی دودھ اور گوشت کے کام آتا ہے نر کا اوسط وزن 450 سے 500 کلوگرام اور مادہ کا وزن 300 سے 350 کلوگرام ہوتا ہے۔

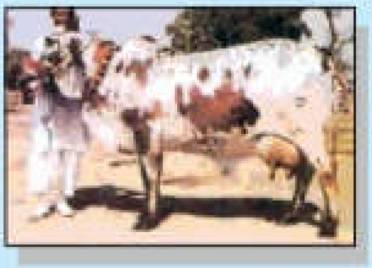

★ برہمن: Brahman

ہندوستان کے گرم مرطوب علاقے میں پایا جاتا ہے۔ بہت خوبصورت جانور ہے۔ نہایت طاقتور اور سخت جان ہے۔

جانوروں میں نسل کشی

جانوروں میں بہتر نسل کشی سے آئندہ نسل کیلئے بچے مہیا کرتے ہیں اور بیانت کا آغاز ہوتا ہے۔ نسل کشی دو طرح سے کی جاسکتی ہے۔

1- قدرتی طریقہ نسل کشی
2- مصنوعی طریقہ نسل کشی

1- قدرتی طریقہ:-

قدرتی طریقہ میں سانڈ سے ملاپ کرایا جاتا ہے۔ زیادہ تر گائیں بھینس اسی طرح سے بریڈ ہو رہی ہیں۔ اس میں تولیدی امراض پھیلنے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اس میں زیادہ تعداد میں سانڈوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح معیاری سانڈ کے چناؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں جبکہ پہلے ہی مطلوبہ تعداد میسر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بوقت ملائی بے جا اور ظالمانہ استعمال سے بھی سانڈ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ اس کا بہتر حل یہ ہے کہ جدید طریقہ نسل کشی اپنا لیا جائے۔

مصنوعی طریقہ نسل کشی

مصنوعی طریقہ میں (مادہ تولید) سیمن کو ایک آلہ میں رکھ دیا جاتا ہے اس کے بہت سے فوائد ہیں:۔

- اعلیٰ نسل کے مقامی اور غیر ملکی پرکھے ہوئے سانڈوں کا سیمن استعمال کیا جاتا ہے جس سے آئندہ بچے بہتر آتے ہیں۔
- جنسی بیماریوں کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔
- ریکارڈ رکھنے میں آسانی ہو جاتی ہے اور ان بریڈنگ کا خطرہ ٹالا جاسکتا ہے۔
- قدرتی ملاپ اور مصنوعی طریقہ میں استعمال ہونے والے سانڈوں میں مصنوعی طریقہ سے ملاپ والا سانڈ سوگنا بہتر ہوتے ہیں

بہتر نتائج کیلئے ضروری عوامل:۔

A.I کیلئے صحیح وقت: اگر صبح جانور گرمی میں آجائے تو شام کو **A.I** ہونی چاہئے۔

A.I کا صحیح وقت جانور کو گرمی شروع ہونے سے **12** تا **16** گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ جب جانور پوری طرح ہیٹ میں ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق جب گائے یا بھینس گرم ہوتی ہے تو یہ تبدیلیاں نوٹ کی گئی ہیں۔

- دوسرے جانوروں کے ساتھ پہلے سے زیادہ جارحانہ رویہ
- ان دنوں چارہ کم کھاتی ہے
- دودھیال جانور دودھ کم دیتے ہیں
- پہلے سے زیادہ آواز نکالتی ہے

مصنوعی نسل کشی کے فوائد:۔

- اس طریقہ کار کے ذریعے مستقبل کیلئے سانڈ/بیل کا انتخاب ان کی اپنی اولاد کی کارکردگی کی بنیاد پر ممکن ہے۔ جبکہ بصورت دیگر اس کیلئے کافی عرصہ درکار ہوتا ہے۔
- جدید نسل کے ذریعے شرح زرخیزی میں اضافہ ممکن ہے بشرطیکہ موزوں وقت پر تخم ریزی کی جائے۔
- اس طریق کار کے ذریعے ایک سانڈ سے 500 سے 1000 تک جانور حاملہ کئے جاسکتے ہیں جس سے بے شمار سانڈ رکھنے پر کثیر اخراجات میں کمی کی جاسکتی ہے۔
- اس طریقے سے دور دراز کے علاقوں میں بھی نسل کشی کا کام باآسانی کیا جاسکتا ہے۔ یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک میں جو قدرتی ملاپ میں ممکن نہیں۔
- اس طریقہ کار کے ذریعے مادہ جانوروں کو کئی جنسی بیماریوں سے بچایا جاسکتا ہے جو کہ قدرتی ملاپ کے وقت سانڈ سے مادہ کو منتقل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ مادہ جانور کے زخمی ہونے کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔

مصنوعی نسل کشی کے نقصانات (DISADVANTAGES OF A.I)

- مصنوعی نسل کشی کرنے والے ٹیکنیشن کا اپنے کام میں ماہر ہونا انتہائی ضروری ہے اگر وہ اپنے کام میں ماہر نہ ہوگا تو مادہ جانور کے تولیدی اعضاء کو زخمی کردے گا۔ اور مادہ جانور کو عارضی یا مستقل طور پر بانجھ (Sterile) کرنے کا باعث بنے گا۔
- صفائی کا خیال رکھے بغیر ٹیکنیشن (Technician) بذات خود مادہ جانوروں میں بیماری پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے۔
- اگر ٹیکنیشن احتیاطی تدابیر نہیں اپنا رہا تو خود بھی اچھوتی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔
- ہیٹ (Heat) کے صحیح وقت کا تعین نہ کر سکنے کی صورت میں بھی جانور حاملہ نہ ہو سکے گا۔

جانوروں کی خوراک

مناسب خوراک کی فراہمی مندرجہ ذیل امور کے لیے لازمی ہے۔

زندگی	Life
درجہ حرارت کی تواضع	Temperature Equilibration
بڑھوتری	Growth
دودھ	Milk
بچہ	Fetus
وزن میں اضافہ	Weight Gain

جسم کے مختلف حصوں میں خوراک کا استعمال

(Energy Usage)

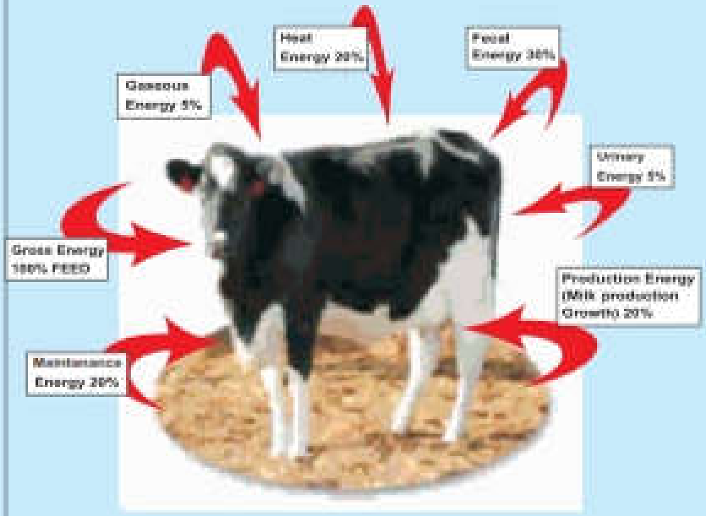

20% دودھ پیدا کرتی ہے۔
20% جسم کو ٹھیک رکھتی ہے۔
5% پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔
30% گوبر کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔
20% جسم کا درجہ حرارت برقرار رکھتی ہے۔
5% گیسوں کی شکل میں خارج ہو جاتی ہے۔

سبق: جسم کے اعضاء کو مناسب کام کرنے کیلئے اچھی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔

جگالی (Rumination)

- ★ نظام انہضام کے فعل کے لئے جگالی بہت ضروری ہے۔
- ★ چارے کے ٹکڑے کا سائز زیادہ بڑا بھی نہ ہو اور زیادہ چھوٹا بھی نہ ہو
- ★ معدے کے اندر قدرتی جراثیم موجود ہوتے ہیں جنہیں بیکٹریا کہتے ہیں،
- ★ یہ جراثیم چارے کی توڑ پھوڑ کرتے ہیں

صحت مند جانور کی نشانی
(Healthy Frequency)

معدہ کی حرکت 2 دفعہ فی منٹ	Rumination 2 x 1Min
جگالی 80-70 دفعہ فی منٹ	Chewing 70-80 x 1Min

معدہ میں فائدہ مند جراثیم (بیکٹریا) کا کردار

دراصل جانور کو اچھا چارہ دینے سے مراد بیکٹریا کو خوراک مہیا کرنا ہے

- ★ بیکٹریا چارے کی توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔
- ★ بیکٹریا کو طاقت اور خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمیشہ اچھی خوراک کی فراہمی

- ★ جانور کے سامنے ہر وقت اچھی کوالٹی کا چارہ موجود ہو۔
- ★ 2 گھنٹے سے زیادہ کھرلی خالی نہ رہے
- ★ ہر وقت سبز چارے کی فراہمی دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے

جانور کے لئے سبز چارہ ہر وقت موجود ہونا چاہیے

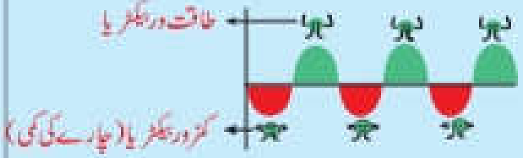

اگر جانوروں کی خوراک تبدیل کرنی ہو تو آہستہ آہستہ کریں ورنہ فائدہ مند جراثیم مر جاتے ہیں۔

سبق: جانور کا جگالی کرنا صحت مندی کی علامت ہے۔

لعاب کا پیدا ہونا (Saliva)

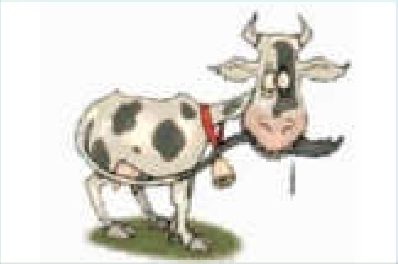

لعاب سے معدے کی تیزابیت پیدا نہیں ہوتی۔

6 سے 8 گھنٹے کی جگالی سے 160 تا 180 لیٹر لعاب پیدا ہوتا ہے جو معدے کی تیزابیت کو کم کرتا ہے۔

اچھے چارے کی فراہمی سے زیادہ لعاب پیدا ہوگا جس سے معدے کا نظام درست رہے گا۔

پانی (Water)

- ★ پانی خوراک کا اہم جزو ہے۔
- ★ جانور کے جسم میں %70-60 پانی ہے۔
- ★ دودھ میں %88 پانی ہے۔
- ★ چوائی کے فوراً بعد گائے اپنی ضرورت کا تقریباً %35-30 پانی ایک گھنٹے کے اندر اندر پی لیتی ہے۔
- ★ صاف پانی کی موجودگی اور جانور کی پانی تک چوبیس گھنٹے رسائی ہر وقت لازمی ہے۔

ایک بڑی گائے کو روزانہ 120-100 لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

نوٹ:۔

جانور کھلے ہونے چاہئیں اور 24 گھنٹے صاف پانی موجود ہونا چاہیے۔

ہر وقت پانی کی موجودگی، 2 سے 3 لیٹر دودھ میں اضافہ۔

ونڈا (Concentrate)

ونڈا دودھ کی پیداوار میں اضافہ اور جانور کی نشونما کے لئے بھی ضروری ہے۔

- ونڈا خوراک کا اہم جزو ہے۔
- ہر 2.5 لیٹر دودھ کے مقابلے میں تقریباً 1 کلو ونڈا دینا چاہیے۔
- ونڈا کھلانے سے جانور کا جسم متوازن رہتا ہے اور دودھ دینے والا جانور کمزور نہیں ہوتا۔
- ونڈا دودھ دینے والے جانور، حاملہ جانور، خشک جانور اور بچھڑوں سب کی خوراک کا اہم جزو ہے

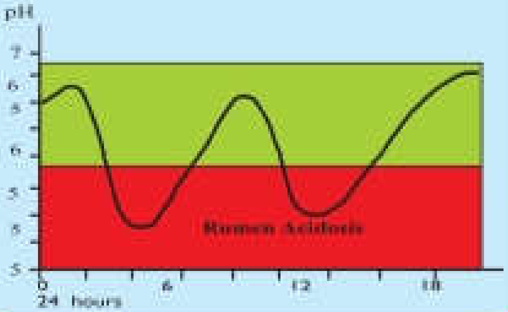

ونڈا کی کمی اور زیادتی جانور کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

12-15 ماہ کی عمر میں 300 کلو ونڈا

2-15 Months Old
This Heifer Weights 300 kg

خوراک کے جدید اصولوں پر عمل کر کے ہی دودھ کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے

شیڈ ڈیزائن

شیڈ کی چند خصوصیات:۔

- شیڈ کھلا اور صاف ستھرا ہو۔
- صاف پانی وافر مقدار میں ہو۔
- اچھا ہوادار ہو اور اس کا درجہ حرارت 30c تک رہے۔
- پرسکون ماحول ہو۔
- تازہ ہوا کی موجودگی ہو۔
- سورج کی روشنی کی موجودگی۔
- گرم اور ٹھنڈی ہوا کا تبادلہ ہو۔
- دوغلی اور ولائتی نسل کے جانوروں کے لئے کولنگ سسٹم ہو۔
- کولنگ سسٹم میں پنکھے اور فوارے ہوں اور بھینسوں کے لیے تالاب ہو۔
- کم سے کم لیبر استعمال ہو اور مشینری کا استعمال زیادہ ہو۔
- ضرورت پڑنے پر شیڈ کا سائز آسانی سے بڑھایا جا سکے۔
- شیڈ کا ڈیزائن ایسا ہو کہ آسانی سے صفائی ہو سکے۔
- ڈیزائن ایسا ہو کہ کم سے کم خرچہ ہو، چھت اونچی اور ہوادار ہونی چاہیے۔

شیڈ ڈیزائن

- ★ درمیانی فاصلہ 10 فٹ۔
- ★ کھرلی کی چوڑائی 1.5 فٹ۔
- ★ کھرلی کی گہرائی 1.5 فٹ۔
- ★ کل چھت 16-15 فٹ۔
- ★ چھت والا ایریا 12 فٹ۔
- ★ چھت کی اونچائی 13-12 فٹ۔
- ★ کھلا ایریا 40-35 فٹ۔

شیڈ بنانے کا اہم اصول:۔

شیڈ بناتے وقت اس کا ڈیزائن اس طرح ہونا چاہیے کہ شیڈ کی چھت کے درمیان سے ہوا کے گزرنے کے لیے جگہ چھوڑی جائے۔تاکہ جب ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھے تو باہر چلی جائے۔

- گرم ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے اور اس میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔
- ٹھنڈی ہوا بھاری ہوتی ہے اس لیے نیچے بیٹھتی ہے۔ٹھنڈی ہوا میں نمی نہیں ہوتی اور یہ خشک ہوتی ہے۔
- ٹھنڈی ہوا ایک طرف سے داخل ہوتی ہے کیونکہ یہ بھاری ہوتی ہے اس لیے نیچے کی طرف آ جاتی ہے اور جب گرم ہوا کے ساتھ ملتی ہے تو گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے اور اپنے ساتھ نمی لے کر چھت سے باہر نکل جاتی ہے تو اس طریقے سے ہوا کی کراس Ventilation جاری رہتی ہے۔

فارم کی صفائی

1- فارم پر صفائی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ گوبر کو مسلسل صاف کرتے رہنا چاہیے تاکہ مویشیوں کے رہنے کی جگہ صاف رہے۔

2- گوبر ذخیرہ کرنے کی جگہ مویشیوں سے مناسب فاصلے پر ہونی چاہیے کیونکہ اس میں سے خطرناک گیسیں جیسے کہ ہائیڈروجن سلفائیڈ (H2S) کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO2)، میتھین (CH4) اور امونیا (NH3) پیدا ہوتی ہیں جو کہ سانس کے ذریعے اندر داخل ہوسکتی ہیں۔ آکسیجن (O2) کی کمی کا خطرہ بھی لاحق ہوسکتا ہے۔

3- گوبر ذخیرہ کرنے والی جگہ کو باڑ یا جنگلے کے اندر ہونا چاہیے۔

4- گوبر کا بہترین استعمال بجلی کی پیداوار یا بائیوگیس بنانا ہے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو گوبر کی تخمیر کے بعد خشک کر کے زمینی پیداوار میں اضافے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

5- گوبر کو ذخیرہ کرنے کی جگہ کو اس طرح سے بنانا چاہیے کہ زمینی پانی متاثر نہ کرسکے اور ذخیرہ کرنے والا گڑھا کنکریٹ کا بنانا چاہیے۔

6- جب بائیوگیس پلانٹ کی جگہ میں داخل ہوں تو مناسب ذاتی حفاظتی سامان استعمال کریں۔

7- پلانٹ میں سگریٹ نوشی مکمل طور پر ممنوع ہونی چاہیے۔

8- مائع حالت والے فضلہ کیلئے پکی نالیاں بنانی چاہیے تاکہ فارم کی حدود میں گندگی نہ پھیلے بلکہ مناسب طریقہ اسکا اخراج کرنا چاہیے مائع فضلہ کو کسی پکے گھڑے میں لے جانے کے بعد اخراج کرنا چاہیے۔ جانوروں کو پینے کیلئے صاف اور کھلا پانی میسر ہونا چاہیے

خوراک، چارا جات اور ان کی غذائیت

جانور اور خوراک

تعارف:۔

قدرت نے پاکستان کو جانوروں کی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے اس میں نیلی راوی بھینس، ساہیوال اور سندھی گائے بیل، بکری، بکلی اور دیگر اقسام کی بھیڑیں شامل ہیں۔ دودھ یا گوشت والے جانور پالنے کے لیے خوراک بہت اہمیت رکھتی ہے۔ عام طور پر جانوروں کی پیداوار میں ستر فیصد حصہ خوراک کا ہوتا ہے اور خرچہ بھی اسی پر زیادہ آتا ہے۔ لوگ شوق سے اچھا دودھ دینے والی گائے بھینس خرید کر لاتے ہیں۔ مگر خوراک کا صحیح بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے ان سے حسبِ توقع پیداوار نہیں لے سکتے جانوروں کے لئے مناسب خوراک کی اہمیت زرعی شعبہ کی ایک مثال سے واضح کی جا سکتی ہے۔ آج سے **25-30** سال پہلے کیمیائی کھادوں کا رواج نہیں تھا۔ اور لوگ صرف گوبر کی کھاد پر گزارہ کرتے تھے۔ اس صورت میں گندم کی فی ایکڑ پیداوار **10-15** من ہوتی تھی۔ مگر کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پیداوار **40-45** من فی ایکڑ ہوگئی۔ کیونکہ کیمیائی کھادوں کی بدولت فصل کی تمام غذائی ضروریات پوری کرنا ممکن ہوگیا۔ یہی مثال جانوروں پر بھی صادق آتی ہے۔ ہم مدت سے جانوروں کو فقط چارا مہیا کرتے آئے ہیں۔ جس سے ان کی تمام تر پیداواری ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں۔ جانوروں سے ان کی صلاحیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ دودھ اور بڑھوتری لینے کے لئے متوازن خوراک بہت ضروری ہے۔ اور یہ چارے کے ساتھ ساتھ ونڈے کے استعمال سے ہی ممکن ہے۔ لہٰذا زمیندار بھائیوں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

چارا جانوروں کو پالنے کا سستا ذریعہ ہیں۔ پنجاب اور سندھ میں چارا نسبتاً زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اور سارا سال مہیا ہوتا ہے۔ جبکہ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں اس کی مقدار نسبتاً کم ہے۔ اور سال کے خاص موسموں میں ہی دستیاب ہوتا ہے۔ یہ بات عام مشاہدہ میں آئی ہے کہ سبز چارا جانوروں کی جسمانی ضرورت کو تو کسی حد تک پورا کرتا ہے۔ لیکن اگر اس سے اچھی بڑھوتری لینی ہو یا دودھ کی زیادہ پیداوار حاصل کرنا ہو تو چارے کے ساتھ ونڈا یا دیگر اضافی خوراک کا انتظام ضروری ہو جاتا ہے۔

کیونکہ چارے جانوروں کی بنیادی خوراک کا کام دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا ضروری ہے۔ چارا جات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ گرمیوں میں ربیع کے چارے　　۲۔ سردیوں میں خریف کے چارے

۱۔ گرمیوں کے چارے اور غذائیت:۔

گرمیوں کے چارے میں مکئی، جوار، باجرہ اور ماٹ گراس وغیرہ شامل ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے چارے عام طور پر ایک کٹائی دیتے تھے۔ مگر اب جوار اور باجرہ میں زیادہ کٹائیاں دینے والی قسمیں آگئی ہیں۔ جس سے چارا جات کی مقدار بہت بڑھ گئی ہے اور چارے کی کمی والے وقفے بھی بہت کم ہو گئے ہیں۔ موسم گرما کے چارا جات میں عام طور پر خشک مادہ زیادہ اور لحمیات (پروٹین) کم ہوتے ہیں۔ خشک مادہ **20** سے **40** فیصد تک ہوتا ہے اور لحمیات کی مقدار **6** سے **8** فیصد تک ہوتی ہے۔ قابل ہضم اشیاء عام طور پر **50** سے **55** فیصد ہوتی ہیں۔ مگر ان کی کوالٹی چارا جات کی عمر پر منحصر ہے۔ چارا جات کو زیادہ دیر تک

روکے رکھنا ان کی کوالٹی کم کرنے کا باعث بنتا ہے۔ زیادہ پکے ہوئے چارے جانور نہ تو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں مناسب وقت پر ہی کھلا دینا چاہیے۔ عمر کے ساتھ کوالٹی میں کمی گرمیوں کے چارا جات میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جبکہ سرد موسم کے چارا جات میں یہ اتنی کم نہیں ہوتی۔ چونکہ موسم گرما کے چارا جات میں خشک مادہ کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ لہٰذا ان میں توڑی یا پرالی ملانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ چونکہ مجموعی طور پر گرمیوں کے چاروں میں لحمیات کی مقدار کم ہوتی ہے۔ لہٰذا جانوروں میں مخصوص حالتوں مثلاً بڑھوتری یا پیداواری حالت میں راشن کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔

سردیوں کے چارے اور غذائیت:۔

ان میں عام طور پر برسیم، رائی گراس اور لوسرن وغیرہ شامل ہیں۔ جئی بھی اس موسم میں کاشت کی جاتی ہے۔ مگر یہ دوسرے چاروں سے مختلف ہے۔ سردیوں کے چاروں میں لحمیات کی مقدار 20 سے 22 فیصد ہوتی ہے اور قابل ہضم اشیاء بھی 55 سے 60 کے درمیان ہوتی ہیں لہٰذا اگر بہت نرم حالت میں ہوں تو ان کے ساتھ بھوسہ ملایا جاسکتا ہے۔ یا پھر پرالی کتر کر ملائی جاسکتی ہے۔ اس سے جانوروں میں موک یا **Diarrhea** لگنے کا احتمال کم ہو جاتا ہے۔ چارا جات اگر مناسب مقدار میں ڈالے جائیں تو ایک عام جانور کو جو 5 سے 6 لٹر دودھ دے رہا، راشن کی کم ہی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اگر چارے کی کمی ہو تو راشن کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زیادہ دودھ دینے والے جانوروں کو مناسب توانائی سپلائی کرنے کے لیے بھی راشن کا استعمال ضروری ہے اگر چارا اچھی کوالٹی کا ہو تو جانور کافی مقدار میں کھا لیتے ہیں۔ لیکن عام طور پر چارا جسم کے وزن کا دس فیصد کافی رہتا ہے۔ یعنی اگر جانور کا وزن 300 کلوگرام ہو تو 30 کلوگرام چارا کافی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے گائے کے لئے 30-40 کلوگرام اور بھینس کے لیے 40-50 کلوگرام چارا مناسب ہے۔

چارا جات کی اوسط پیداوار اور ان کا کیمیائی تجزیہ

گرمیوں کے چارے

نام چارہ	پیداوار (ٹن فی ایکڑ)	خشک مادہ (فیصد)	پروٹین (فیصد)
مکئی	20-18	29.30	7.04
جوار	25-20	30.00	6.20
سدابہار	60-50	27.59	6.98
باجرہ	22-20	29.50	6.08
ماٹ گراس	90-70	16.54	7.52
گوارہ	18-15	20.90	17.35

سردیوں کے چارے

نام چارا	پیداوار (ٹن فی ایکڑ)	خشک مادہ (فیصد)	پروٹین (فیصد)
برسیم	35-30	15.62	19.90
لوسرن	60-50	24.26	22.83
جئی	35-25	22.10	9.98
رائی گراس	40-30	14.21	22.85

خشک چارے

نام چارا	پیداوار (ٹن فی ایکڑ)	خشک مادہ (فیصد)	پروٹین (فیصد)
توڑی	—	92.75	2.59
پرالی	—	92.82	3.06
مکئی کے خشک ٹانڈے	—	82.50	5.45
چری کے خشک ٹانڈے	—	85.50	3.74
باجرہ کے خشک ٹانڈے	—	85.00	4.00
مکئی کے تکے	—	90.50	1.66
برسیم سوکھی ہوئی	—	85.60	18.46
لوسرن سوکھا ہوا	—	87.50	18.86

چارہ جات کا کیلنڈر

موسم گرما کے چارے

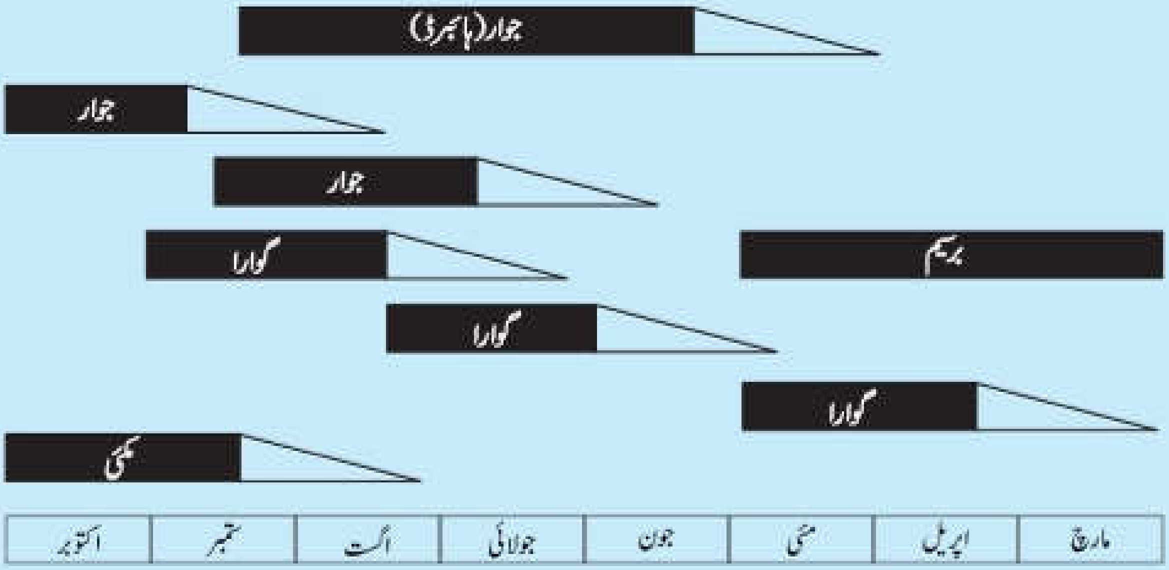

موسم سرما کے چارے

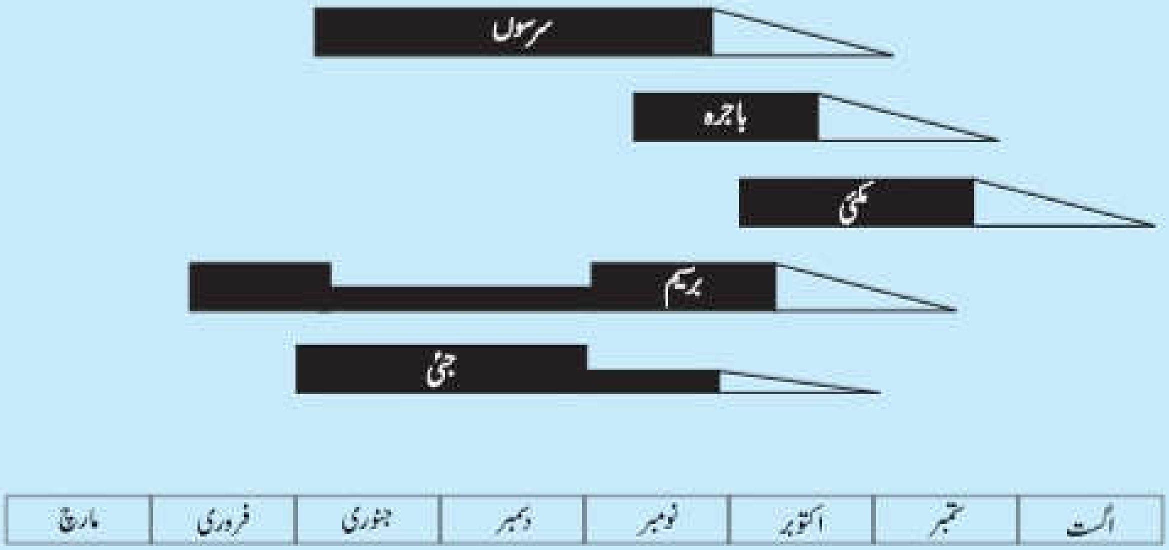

سال میں تین فصلیں حاصل کرنے کا جدول

سال میں مکئی کی بوائی اور برداشت

Crop Rotation (فصلوں کا سلسلہ وار اُگاؤ)

سال میں مکئی کی تین فصلیں

فصل	وقت بوائی	وقت برداشت برائے سائلیج
مکئی	جنوری/فروری	یکم مئی
مکئی	15 مئی	10 اگست
مکئی	20 اگست	20 نومبر

سال میں مکئی اور جئی کی بوائی اور برداشت

Crop Rotation (فصلوں کا سلسلہ وار اُگاؤ)

سال میں مکئی کی دو فصلیں اور جئی کی ایک فصل

فصل	وقت بوائی	وقت برداشت برائے سائلیج
مکئی	20 فروری	25 مئی
مکئی	20 جون	20 ستمبر
جئی	15 اکتوبر	15 جنوری

سائیلج

مکئی کا سائیلج:

ڈیری فارمنگ میں غذائیت سے بھرپور خوراک کلیدی حیثیت کی حامل ہے۔
جانوروں کو روزانہ 40 سے 50 کلوگرام خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔
جو کہ مختلف چارہ جات سے پوری کی جاتی ہے۔ سال کے مختلف اوقات میں
چارے کی کمی بیشی کی وجہ سے جانوروں کی غذائی ضرورت پوری نہیں ہوتی
جسکی وجہ سے جانور اچانک دودھ کم کر دیتے ہیں یا ان کا وزن کم ہو جاتا ہے۔
اچھے چارے کی اس کمی کا واحد حل " مکئی سائیلج " ہے۔

مکئی سائیلج بنانے کے چند رہنما اصول:

1- سائیلج کے لئے بہاریہ کاشت میں 32W86, 32W33 اور موسمی کاشت میں 3062 نہایت موزوں ہیں۔

2- سائیلج کے لئے پودوں کی تعداد 35000 ہونی چاہیے۔

3- سائیلج کے لئے فصل کی اس وقت کٹائی کریں جب پودوں میں نمی 65-70 فیصد ہو اور دانے آدھے پکے اور آدھے دودھیا حالت میں ہوں۔

4- فصل کی کترائی کا سائز 2 سینٹی میٹر ہو۔ سائیلج کی کٹائی کے لئے اچھی مشین کے ساتھ کٹائی کریں تو ایک ہی وقت میں کٹائی اور کترائی ہو سکتی ہے۔ اگر مشین دستیاب نہ ہو تو فصل کو کھیت سے کاٹ کر ٹوکے کے ساتھ باریک کترائی کریں

5- سائیلج پٹ (PIT) / بنکر (Bunker) چارہ محفوظ کرنے کی جگہ کے لئے مختلف طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ پٹ زمین کھود کر بھی بنایا جا سکتا ہے مگر بہتر ہے کہ پکی اینٹوں سے بنکر بنایا جائے۔

6- سائیلج پٹ میں پلاسٹک شیٹ اس طرح ڈالیں کہ زمین کی سطح، دیواریں اچھی طرح کور ہو جائیں۔

7- کترا ہوا چارہ پٹ میں ڈال کر اچھی طرح دبا دیں اور ٹریکٹر کی مدد سے اسقدر دبائیں کہ اس میں سے تمام ہوا خارج ہو جائے۔

8- پلاسٹک شیٹ سے اچھی طرح کترے ہوئے چارے کو کور کر دیں تاکہ اندر ہوا داخل نہ ہو۔ اور اوپر سے مٹی اور توڑی سے لپائی کر دیں اور تسلی کر لیں کہ یہ مکمل طور پر بند ہو گیا ہے۔

9- سائیلج بنانے کا عمل فصل کی کٹائی سے بند ہونے تک 12 سے 16 گھنٹوں کے اندر مکمل کر لیں۔

10- چالیس دنوں کے بعد سائیلج تیار ہوگا اور جانوروں کو کھلایا جا سکتا ہے۔

11- سائیلج کھلانے کے لئے بنکر / پٹ کی طرف سے شروع کریں اور باقی ماندہ غیر استعمال شدہ سائیلج کو اچھی طرح کور کر کے رکھیں۔

بنکر اپٹ کا سائز

رقبہ	چارے کی مقدار	لمبائی	چوڑائی	گہرائی
ایک ایکڑ	25-30 ٹن	20	15	5
دو ایکڑ	50-60 ٹن	40	15	5
تین ایکڑ	75-90 ٹن	45	20	5

مکئی کا وقت اور طریقہ کاشت:۔

- اچھے اگاؤ کے لئے زمین کا درجہ حرارت کم از کم 10c گریڈ ہونا چاہیے۔
- فصل کھیلیوں پر یا بذریعہ پلانٹر کاشت کریں۔ کھیلیاں شرقاً غرباً اور درمیانی فاصلہ 27 انچ رکھیں۔
- فصل کی ابتدائی حالت میں شوٹ فلائی سے بچاؤ کے لئے بیج کو کونفیڈار بحساب 5 گرام فی کلوگرام لگا کر کاشت کریں۔
- کورا پڑنے کے خدشے کی صورت میں فصل کو ہلکا پانی لگائیں۔

کھادوں کا بروقت اور مناسب استعمال:۔

- کھادوں کا استعمال زمین کی ساخت اور تجزیے کے مطابق کریں اور اس کا تعلق پیداواری ہدف کے ساتھ بھی ہے۔
- فاسفورس زمین کی تیاری کے وقت استعمال کریں۔ پوٹاش اور زنک دوسرے پانی کے وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔
- زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھنے کے لئے کیمیائی کھادوں کے ساتھ نامیاتی مادے کی مقدار کو بڑھانے کے لئے سبز کھاد اور روڑی کا استعمال ضرور کریں۔

کھاد کا استعمال (جدول)

زمین کی تیاری کے وقت	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	زنک سلفیٹ 35%
(آلو والی زمین کے لئے)		1.5 بیگ ڈی اے پی	2 بیگ ایس او پی	ایک بیگ
(عام زمینوں کے لئے)		2 بیگ ڈی اے پی	2 بیگ ایس او پی	ایک بیگ

اگنے کے بعد

15-20 دن	1/2 بیگ یوریا	x	x	x
30-40 دن	ایک بیگ یوریا	x	x	x
50-55 دن	ایک بیگ یوریا	x	x	x
66-65 دن	ایک بیگ یوریا	x	x	x

بہترین سائیلج کے اصول

فصل کو بھرپور غذائیت کے وقت کاٹنا

فصل کا صحیح کترا کرنا

فصل کو بنکر / گڑھے میں خوب اچھے طریقے سے دبانا

جلد از جلد سائیلج کے عمل کو مکمل کر کے اچھے طریقے سے ڈھانپنا

ہیے

خشک ہونے کے بعد فصل کی گٹھڑیاں بنائیں

فصل کو کھیت میں خشک کریں۔

ماحولیاتی حفاظتی تدابیر برائے سائیلج

1۔ اگر سائیلج کے گڑھے میں سے زیادہ مقدار میں رطوبت کا اخراج ہو تو اسے کھلے میں خشک کر دینا چاہیے تاکہ یہ رطوبت زیرِ زمین یا سطحی پانی میں شامل ہو کر اسے آلودہ نہ کر دے۔

2۔ اگر حفاظتی اقدامات نہ اپنائے جائیں تو سائیلج مشین خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ جب سائیلج مشین کام کر رہی ہو تو سیفٹی گارڈ کو ہر حال میں اپنی جگہ پر ہونا چاہیے۔ سیفٹی گارڈ کسی بڑے حادثے سے بچاتا ہے اور ہاتھوں کو ان بلیڈوں تک پہنچنے سے روکتا ہے جو چارہ کاٹتے ہیں۔

یوریا شیرہ بلاک (یوریا مولیسز بلاک)

3- یوریا شیرہ بلاک (Urea Molasses Block)

اس طریقے میں شیرہ کو دوسرے مختلف غذائی اجزاء کے ساتھ ملا کر گوندھا جاتا ہے اور اس میں یوریا کی نسبتاً زیادہ مقدار حل کردی جاتی ہے پھر اس سارے آمیزے میں کوئی Binding Material (جس میں سیمنٹ یا سوڈیم بینٹونائٹ شامل ہیں) سے ملا کر ایک سانچے میں ڈال کر ایک بلاک کی مخصوص شکل دے دی جاتی ہے جب یہ بلاک خشک ہو جائیں تو ان کو جانوروں کی کھرلیوں میں رکھ دیا جاتا ہے اس میں یہ خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ جانور اس بلاک کو کھا نہ سکیں بلکہ صرف چاٹ سکیں تا کہ تھوڑا تھوڑا کھائیں اور یوریا یک دم زیادہ مقدار میں جانور نہ کھالے۔ اس طریقے میں مختلف جانوروں کیلئے اس بلاک کی زیادہ مقدار کا تعین کرلیا جاتا ہے اور پھر کوشش کی جاتی ہے کہ جانور اس مقدار سے زیادہ 24 گھنٹوں میں نہ لے سکیں۔ یوریا بلاک کے مختلف فارمولے ہیں جو ہر آدمی اپنی ضروریات کے مطابق بدل سکتا ہے تاہم ایک عمومی فارمولا ہے۔

غذائی اجزاء	تناسب فیصد
1- رائس پالش (Rice Polishing)	13
2- بنولہ میل (Cotton Seed Meal)	20
3- میز گلوٹن (Maize Gluten 30%)	10
4- بینٹونائٹ / سیمنٹ	6
5- شیرہ (Molasses)	35
6- چونا (Cao)	2
7- نمکیاتی آمیزہ (Mineral MIxture)	6
8- یوریا (Urea)	

اس طرح تیار کئے گئے بلاکوں میں لحمیات تقریباً 37 اور قابل ہضم اجزاء کا تناسب 79 کے قریب ہوگا۔

نتائج:۔

- جانوروں کے دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- جانور فربہ ہو جاتے ہیں۔

دودھیال جانوروں کی غذائی ضروریات

دودھیال جانوروں کو بچہ جننے کے دو ماہ بعد تک اگر مناسب خوراک دی جائے تو اُس کا اُن کی صحت اور پیداوار پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے اور جانور حمل اور پیدائش کے دوران پیچیدگیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

بھینسوں میں دودھ کی پیداوار میں اضافہ یا کمی گائے کی نسبت کافی سست رفتاری کے ساتھ ہوتی ہے جبکہ گائے کے اندر بچہ جننے کے بعد دودھ کی پیداوار میں ایک دم اضافہ اور بعد میں کمی بھی کافی تیز رفتار سے ہوتی ہے۔ اس وجہ سے گائے کی نسبت بھینس میں غذائی ضروریات پوری کرنا کافی آسان ہے۔

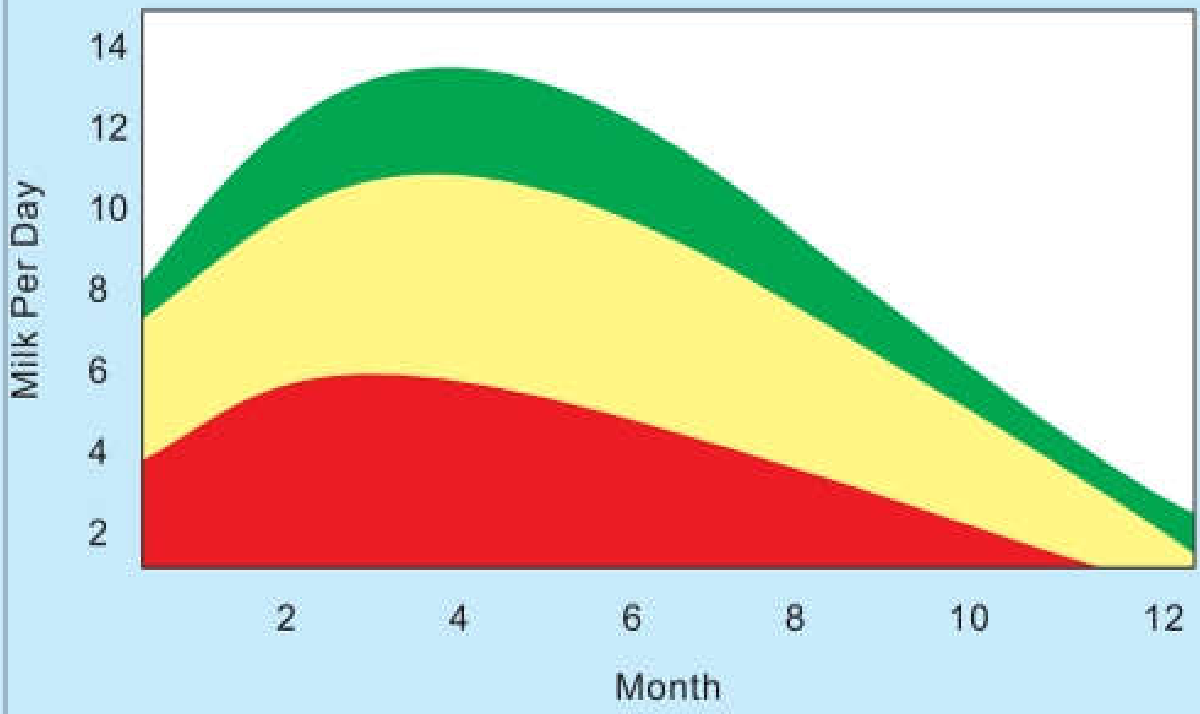

اگر ہم جانور کو بچہ جننے کے بعد دو مہینے تک وافر مقدار میں سبز چارہ اور ساتھ ونڈا فراہم کریں جو کہ اس کی جسمانی ضروریات اور نشونما کیلئے کافی ہو تو ایسے جانور میں دودھ کی پیداوار کو بہت بہتر اور بیماریوں کا رجحان کم کر سکتے ہیں۔ نسبتاً اُن جانوروں کے جن کو مناسب خوراک فراہم نہ کی گئی ہو۔

جانوروں کی خوراک میں ونڈے کا استعمال

عام طور پر جانوروں کو چارے پر پالا جاتا ہے۔ مگر فقط چارا ان کی غذائی ضروریات پوری نہیں کرسکتا۔ جانوروں کی خوراک میں پروٹین کی مقدار کم از کم 12 فیصد ہونی چاہیے۔ مگر گرمیوں کے چاروں میں پروٹین کی مقدار زیادہ سے زیادہ 7 سے 8 فیصد ہوتی ہے اور جس سٹیج پر ان کو کھلایا جاتا ہے۔ اس پر ان میں پروٹین کی مقدار 4 سے 5 فیصد رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس سردیوں کے چاروں میں اگرچہ پروٹین زیادہ ہوتی ہے مگر ان میں انرجی یا توانائی کم ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ بھی جانوروں کے لیے مکمل غذا کا کام نہیں کرسکتے۔ چھوٹے جانوروں اور دودھ دینے والے جانوروں میں خاص طور پر چارے میں غذائیت کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ونڈے وغیرہ کی شکل میں اضافی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ضرورت کو لوگ عام طور پر کھل کھلا کر پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یہ کافی نہیں ہے۔ کھل کی بجائے متوازن ونڈے کے استعمال سے بہتر پیداوار لی جاسکتی ہے۔

کھل کے بجائے ونڈا کیوں استعمال کیا جائے؟

1- جانوروں کی خوراک میں تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان میں پروٹین انرجی اور نمکیات شامل ہیں۔ کھل پروٹین کا بہترین ذریعہ ہے۔ مگر ان میں توانائی یا نمکیات کا فقدان ہے۔ جس کہ وجہ سے جانور کی تمام ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ جبکہ متوازن ونڈے میں یہ چیزیں مناسب مقدار میں موجود ہوتی ہیں۔ جو کہ نہ صرف دودھ کی پیداوار کو بہتر کرتی ہیں بلکہ جانور کے جسمانی وزن اور صحت کو بھی برقرار رکھتی ہیں۔

2- کھل کی قیمت بھی سال کے مختلف اوقات میں مختلف ہوتی ہے۔ جبکہ ونڈے کی قیمت میں زیادہ اتار چڑھاؤ نہیں آتا۔

3- بیماری سے بچانے کے لیے کپاس پر بہت زیادہ سپرے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ عام طور پر سپرے کا اثر کچھ عرصہ کے بعد ختم ہوجاتا ہے مگر پھر بھی بعض زہروں کا اثر بنولہ میں رہتا ہے۔ جسکی وجہ سے کھل میں زہریلے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات جانور کھل کھانا بھی چھوڑ جاتے ہیں۔

کھل کے برعکس ونڈے میں تمام ضروری اجزاء مثلاً پروٹین، انرجی اور نمکیات جانور کی ضرورت کے مطابق ڈالے جاتے ہیں۔ ونڈا لذیذ بھی ہوتا ہے اور اس کی قیمت میں زیادہ فرق بھی نہیں آتا۔ لہٰذا کسان بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل پر انحصار کم کریں اور خوراک کے دیگر ذرائع جن میں ونڈا (Concenterate Ration) سرفہرست ہے استعمال میں لائیں اور اپنے جانوروں سے بہتر پیداوار حاصل کریں۔

جانوروں کی خوراک میں استعمال ہونے والے اجزاء:۔

راشن عام طور پر صنعتی، ضمنی اجزاء کے ملانے سے بنایا جاتا ہے ان صنعتی ضمنی اجزاء اور اناج میں توانائی اور لحمیات کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ اور یہ راشن بنانے کے لیے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان اجزاء کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اول وہ اجزاء جن میں لحمیات زیادہ ہوتے ہیں ان اجزاء میں کھلیں اور میل (Meal) وغیرہ شامل ہیں۔ دوئم وہ اجزاء جو توانائی کا ذریعہ ہیں ان میں اناج، چوکر اور شیرہ شامل ہیں۔ ذیل میں ان اجزاء کی کچھ تفصیل دی جاتی ہے کہ یہ اجزاء جانوروں کے راشن میں کس حد تک مفید ہیں اور ان کی کتنی مقدار تجھا راشن میں ملائی جاتی ہے۔

جانوروں کی خوراک میں استعمال ہونے والے اجزاء:۔

الف۔ جانوروں کی خوراک میں لحمیات کے ذرائع

کھل بنولہ(Cotton Seed Cake):

بنولہ میل(Cotton Seed Meal):

سویابین میل (Soybeen Meal):

کھل توریا(Rape Seed Cake):

سورج مکھی میل(Sunflower Meal):

مونگ پھلی اور تلوں کی کھل(Peanut & Til Cakes):

میز گلوٹن میل(Maize Gluten Meal):

مکئی کی کھل(Maize Oil Cake):

چنے، مٹر وغیرہ(Gram, Peas etc.):

یوریا (Urea):

ب۔ جانوروں کی خوراک میں توانائی کے ذرائع:

شیرہ یا راب (Molasses):

زرعی اجناس(Cereal Grains):

رائس پالش(Rice Polishing):

چوکر گندم (Wheat Bran):

چوکر مکئی (Maize Bran):

تیل اور گھی(Oil & Butter):

راشن یا ونڈا بنانے کا طریقہ:۔

اگر گھریلو سطح پر جانوروں کے لیے تھوڑی مقدار میں ونڈا بنانا درکار ہو تو وہ ہاتھ سے بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اگر توڑی والا ونڈا بنانا ہو تو پہلے فارمولے کے مطابق توڑی وزن کر کے کسی پکے فرش پر ڈال لی جائے۔ پھر اس کے اوپر دیگر اجزاء فارمولے کے مطابق وزن کر کے ڈالے جاتے ہیں۔ ان سب کو مکس کر لیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بیلچہ یا کسی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر راشن میں یوریا استعمال کرنا ہو تو اس کو پہلے پانی میں حل کر لیں پھر اس پانی کو دیگر اجزاء پر ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں۔ خیال رہے کہ اس میں یوریا کی ڈلی نہ رہ جائے اس طرح سے بنا ہوا راشن عام طور پر ایک سے ڈیڑھ مہینہ خراب نہیں ہوتا۔

جانوروں کو کھلانے کے طریقے

دودھیال جانوروں کو کھلانے کے کئی طریقے ہیں۔ جن میں سے چند اہم طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

1 - جانوروں کو چارے پر پالنا:۔

یہ طریقہ دیہی علاقوں میں عام ہے اس میں موسم کے مطابق موجود چارا کاٹ کر لایا جاتا ہے اور اسے مشین سے کتر کر جانوروں کو ڈالا جاتا ہے۔ اس سسٹم میں خوراک کی غذائیت ایک سی نہیں رہتی اور موسم و چارے کی قسم کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف وقتوں میں چارے کی دستیابی میں بھی کمی بیشی ہوتی ہے جانوروں کو اگر صرف چارا دیا جائے تو وہ کسی حد تک ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ مگر بڑھتے ہوئے جانوروں اور دودھ دینے والی گائے بھینسوں کی غذائی ضروریات کے لیے یہ ناکافی ہوتا ہے۔ اس صورت میں ان کو راشن دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

گرمیوں کے چاروں میں خشک اجزاء (Dry Matter) کافی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عموماً ان میں توڑی ملانے کی ضرورت نہیں ہوتی مگر سردیوں کے چارے جس میں برسیم اور لوسرن شامل ہیں ان میں پانی کی مقدار زیادہ اور (Dry Matter) کم ہونے کی وجہ سے اس میں توڑی ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کہ چارا کا **10** فیصد تک ملائی جا سکتی ہے۔

اگر جانوروں کو مکمل چارے پر پالا جائے تو چارے کو کاٹنے اور اس کو جانوروں کو کھلانے میں بہت ساری لیبر (Labour) اور مشینری استعمال ہوتی ہے۔ جس سے اس کی لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کمرشل فارموں پر اس لاگت کو کم کرنے کے لیے چرائی کا طریقہ اپنایا جا سکتا ہے۔ اس میں چارے کی فصل کے مطلوبہ رقبہ کے ارد گرد بجلی کی تار جو کہ بیٹری سے منسلک ہوتی ہے لگا کر ایک محدود رقبہ کو جانوروں کی چرائی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ کو (Fence Grazing) کہتے ہیں۔ اور اس پر سات سے آٹھ ہزار روپے لاگت آتی ہے۔ یہ طریقہ چرائی گورنمنٹ کے مختلف فارموں پر مثلاً بہادر نگر فارم اوکاڑہ میں زیر استعمال ہے۔ فارمر حضرات وہاں جا کر اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں اور اس طریقہ کار کو اپنے فارموں پر استعمال کر کے خرچ بچا سکتے ہیں۔

2 - توڑی والے راشن پر پالنا:۔

یہ طریقہ عام طور پر شہروں اور اس کے نواحی علاقوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں چارا کم اور مہنگا دستیاب ہوتا ہے۔ اس میں لوگ عام طور پر کھل بنولہ، کھل توریا اور چوکر وغیرہ توڑی میں ملا کر جانوروں کو کھلاتے ہیں اور ساتھ تھوڑی مقدار میں سبز چارا بھی دیا جاتا ہے۔ مگر عام طور پر خوراک کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ چونکہ خوراک میں لحمیات (Protein) توانائی اور نمکیات وغیرہ کا مناسب مقدار میں ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جس کو اکثر اوقات نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ جانوروں کو پالنے کا مہنگا طریقہ ہے کیونکہ خوراک کے اجزاء عام طور پر مہنگے ملتے ہیں۔

3 - چرائی:۔

پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں قدرتی چراگاہیں بہت کم ہیں اور جہاں یہ میسر ہیں وہاں زیادہ چرائی کی وجہ سے بہت کم چارا دستیاب ہے۔ جو کہ جانوروں کی ضرورت سے بہت کم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم اس طریقہ خوراک پر زیادہ انحصار نہیں کر سکتے۔ مزید برآں مختلف موسموں میں ان جگہوں سے چارا دستیابی مختلف ہوتی ہے۔ لہٰذا جب جانور چرائی پر رکھے جائیں تو انہیں اضافی چارا یا دیگر خوراک دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

4 - چارا + اضافی راشن:۔

یہ جانوروں کو کھلانے کا سستا طریقہ بھی ہے اور اس سے ان کی تمام تر غذائی ضروریات بھی پوری ہو جاتی ہیں۔ اس طریقہ میں عام طور پر جانوروں کے جسمانی وزن کا **10** فیصد چارا دیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر بھینس کا وزن **500** کلوگرام ہو تو اس کو روزانہ **50** کلوگرام چارا کافی ہوگا۔ اس طرح **400** کلوگرام وزنی گائے کے لیے **40** کلوگرام چارا کافی ہوگا۔ یہ چارا جانوروں کو غذا کی بنیادی ضروریات کے لیے کافی ہوگا۔ جہاں تک دودھ کی پیداوار کا تعلق ہے اس کے لیے دودھ کی مقدار کا نصف راشن ڈالنا چاہیے۔ اور اس راشن میں پروٹین **17 - 18** فیصد کے درمیان ہو۔ اگر کوئی جانور **10** لٹر دودھ دے رہا ہو تو اس کے لیے دونوں اوقات میں **5** کلوگرام راشن کھلانا چاہیے۔ اگر دودھ کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ طریقہ غذا مہنگا ثابت ہو تو دودھ کی مقدار کا کم از کم ایک تہائی حصہ راشن ضرور ڈالنا چاہیے۔

5 - Hay اور Silage:۔

یہ چاروں کو محفوظ کرنے کے طریقے ہیں **Hay** بنانے کے لیے چارے کو سکھایا جاتا ہے۔ اور اس کو بوقت ضرورت جانوروں کو کھلایا جا سکتا ہے۔ **Hay** بنانے کے لیے لوسرن اور برسیم موزوں چارے ہیں۔ عام طور پر چارے کو فیلڈ میں دھوپ میں سکھایا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں دھوپ کی شدت زیادہ ہوتی ہے جس سے چارے کی رنگت سبز کے بجائے بھوری ہو جاتی ہے۔ جس سے اس کی کوالٹی پر منفی اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا اگر **Hay** بنانی ہو تو اسے سایہ میں سکھانا چاہیے اور پھر اس کی گٹھڑیاں باندھ کر کمرہ کے اندر سٹور کر دینی چاہئیں۔ اس طرح سے اس کی کوالٹی برقرار رہتی ہے۔ اور جانور اسے شوق سے کھاتے ہیں۔ **Hay** چھوٹے بچھڑوں، بچھڑیوں، بھیڑ، بکری اور دودھ دینے والے جانوروں کو دی جا سکتی ہے۔ اس کا ان کی پیداوار پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ **Silage** میں تازہ چارے (جن میں چری، باجرہ، مکئی وغیرہ شامل ہیں) کو کتر کر ایک گڑھے میں دبا دیتے ہیں۔ اور اوپر سے اسے گارے یا پلاسٹک سے بند کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے بھی چارے کو کافی عرصہ تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اور حسب ضرورت اس میں سے چارا نکال کر جانوروں کو ڈالا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں چارے کی کم وبیش سارا سال دستیابی اور فارم کا چھوٹا سائز ہونے کی وجہ سے ان طریقوں کو زیادہ پذیرائی نہیں ہوئی۔ مگر اب جیسے جیسے فارم کا سائز بڑھ رہا ہے۔ لیبر مہنگی ہوتی جارہی ہے۔ اور فارم زیادہ سے زیادہ کمرشل ہوتے جارہے ہیں تو ان طریقہ کار کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ اس کو فروغ دینے کے لیے گورنمنٹ کے ادارے اور پرائیویٹ ایجنسیاں کوشش کر رہی ہیں۔ اور اس کے لیے مطلوبہ مشینری و دیگر ٹیکنالوجی کو متعارف کرایا جارہا ہے۔ مویشی پال حضرات ان طریقوں کو اپنا کر خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ونڈا کھلانے کا طریقہ:

جب بھی جانوروں کو نیا ونڈا استعمال کروانا ہو تو اس کو آہستہ آہستہ تبدیل کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر آپ پہلے صرف کھل بنولہ دے رہے ہیں تو پہلے دو دن 2/3 حصہ کھل بنولہ اور 1/3 حصہ ونڈا دیں تیسرے اور چوتھے دن ان کا تناسب آدھا آدھا کر دیں اور اگلے دو دن 1/3 حصہ کھل 2/3 حصہ راشن دیں۔ اس کے بعد آپ مکمل طور پر ونڈے پر آ جائیں۔ اس طرح جانور آسانی سے ونڈے پر لگ جائے گا اور دودھ کی مقدار پر بھی برا اثر نہیں پڑے گا۔ ونڈا درج ذیل اصول کے مطابق دینا چاہیے۔

راشن = دودھ کی مقدار کا نصف یعنی اگر دودھ 10 لٹر ہو تو راشن / ونڈا = 5 کلوگرام

نوٹ۔ عام طور پر ہر 3 لٹر دودھ کے لیے ایک کلوگرام ونڈا سفارش کیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ عموماً چارے کی کمی رہتی ہے۔ لہٰذا اس کو بھی کسی حد تک ونڈے سے پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس صورت میں ونڈا دودھ کی مقدار کا آدھا دینا چاہیے۔ ونڈا جانور کو دودھ دوہنے کے وقت آدھا صبح اور آدھا شام کو دیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ توڑی میں مکس کر کے بھی جانور کو کھلایا جاسکتا ہے۔ 100 کلو ونڈے میں 25 - 30 کلو توڑی کافی ہوگی۔ اگر چارا میسر نہ ہو تو یہ توڑی میں ملا کر بھی چارے کی بجائے ڈالا جاسکتا ہے۔

اگر چارا کی کمی ہو تو مندرجہ ذیل توڑی والا راشن جانوروں کے لیے بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ روزانہ 5 - 4 کلو چارا بھی ضروری ہے۔

ایک 10 - 12 لٹر دودھ دینے والی بھینس کے لیے ایسا راشن تقریباً 12 کلو روزانہ کافی ہوگا۔ اور اس پر تقریباً -/78 روپے یومیہ خرچہ آئے گا۔

سپلیمنٹ یا اضافی خوراک

پاکستان میں جانوروں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ مگر چارے کے لیے رقبہ بہت کم ہے۔ جس سے جانوروں کی بمشکل 65 - 60 فیصد ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض مہینوں میں چارے کی خاص طور پر قلت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی پیداواری صلاحیت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ان حالات میں فیڈ سپلیمنٹ یا اضافی خوراک کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فیڈ سپلیمنٹ کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ جن میں چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے۔

1 - شیرہ:۔

جانوروں کی خوراک کے اجزاء میں شیرہ توانائی کا نسبتاً سستا ذریعہ ہے۔ شیرہ راشن میں ملا کر کھلا سکتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھی کھلانے کے لیے اسے چارا یا توڑی پر ڈال دیا جاتا ہے۔ اور جانور اسے شوق سے کھا لیتے ہیں۔ ایک دن میں ایک سے ڈیڑھ کلو شیرہ بھینس کو کھلایا جاسکتا ہے۔ دوسرے جانوروں کو ان کے وزن کے لحاظ سے کم وبیش کر دینا چاہیے۔ شیرہ جانوروں کے لیے نقصان دہ نہیں ہے مگر زیادہ کھا

لینے سے ان کو موک (Diarrhea) لگ سکتا ہے۔ سردیوں میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ شیرہ کا حصول ذرا مشکل ہے۔ کیونکہ شوگر ملوں سے زیادہ مقدار یعنی ٹینک کی صورت میں ملتا ہے جو کہ ایک زمیندار کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ ہاں البتہ گورنمنٹ لیول پر یا تجارتی مقاصد کے لیے زیادہ مقدار میں شیرہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر ضرورت مند کسانوں کو قیمتاً دیا جاسکتا ہے۔ شیرہ ڈرموں، لوہے کے ٹینک یا زمینی گڑھے میں رکھا جاسکتا ہے۔ اگر شیرہ زمینی گڑھے میں رکھنا مقصود ہو تو گڑھے کا فرش اور دیواریں پکی ہونی چاہئیں۔ اور گڑھا اوپر سے ڈھکا ہونا چاہیے۔ شیرہ سال بھر رکھا جاسکتا ہے اور خراب نہیں ہوتا ہے۔ اگر لمبی مدت کے لیے رکھا جائے تو اس کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے مگر پھر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

2 - یوریا شیرہ کے بلاک:۔

جب چارا اچھی کوالٹی کا نہ ہو تو یہ بلاک جانوروں کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں۔ اس میں یوریا، شیرہ، نمکیات اور دیگر اجزائے خوراک ڈالے جاتے ہیں۔ جن کا فارمولا حسب ذیل ہے۔

بلاک کھرلی میں نمک کی طرح رکھ دینے چاہئیں۔ ان کو توڑ کر نہیں ڈالنا چاہیے۔ جانور ان کو آہستہ آہستہ چاٹتے رہیں گے۔ ایک گائے یا بھینس ایک 5 کلو وزنی بلاک 2 یا 3 دن میں کھالے گی۔ بلاک کے کھانے کا انحصار اس میں ملائے گئے اجزاء پر بھی منحصر ہے۔

یہ بلاک آسانی سے گھریلو لیول پر بنائے جاسکتے ہیں۔ بازار سے بھی میسر ہیں۔ اور نیاب فیصل آباد کا ادارہ بھی یہ تجارتی پیمانہ پر بنا کر دیتا ہے۔

3 - نمکیاتی آمیزہ یا منرل مکسچر:۔

انسانوں کی طرح جانوروں کو بھی نمکیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق انہیں 16 مختلف نمکیات چاہیے ہوتے ہیں۔ جن میں 5-6 نمکیات تو عام چارے کے ذریعے پورے ہو جاتے ہیں۔ مگر 9 - 10 نمکیات ایسے ہیں جنہیں غذا کے ذریعے مہیا کرنا پڑتا ہے۔ زمیندار اپنی ضرورت کے لیے یا نیم تجارتی بنیادوں پر اسے تیار کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے جانوروں میں استعمال کر کے ان کی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

بچھڑوں کی پرورش کا جدید طریقہ کار

ناڑو کو کاٹنے کے بعد جراثیم کش دوائی لگائیں

بوہلی آب حیات ۔۔۔ پیدائش کے فوراً بعد بوہلی پلائیں

بیماری سے بچاؤ کا ٹیکہ لگائیں

ریکارڈ کے لیے کان میں شناختی علامت (Tag) لگائیں

بہتر نشوونما کے لیے بچھڑوں کو علیحدہ پنجروں میں رکھیں

خوبصورتی میں اضافے کے لیے بچھڑوں کے سینگ ساڑیں

آج کی بچھڑی ۔۔۔ کل کی گائے

بچھڑوں کی پرورش کا جدید طریقہ کار

- بچھڑے کی پیدائش کے بعد اس کا وزن کریں کیونکہ بچھڑوں کی خوراک کی مقدار کا اندازہ اس کے جسمانی وزن سے کیا جاتا ہے۔
- پیدائش کے 24 گھنٹے کے اندر اندر بوہلی پلانی چاہیے۔ جس میں اجزائے لحمیہ، وٹامنز اور قوت مدافعت پیدا کرنے والے اجزا پائے جاتے ہیں۔
- خالص دودھ سے پرورش۔

جدول

عمر	خوراک اور حفاظت
0 سے 2 ماہ	الگ پنجروں میں رکھیں
2 ہفتہ	2 ہفتہ کی عمر سے روزانہ ونڈا اور منرل مکسچر دیں۔ آہستہ آہستہ سبز چارہ بھی روزانہ دیں۔
2 ماہ	جب دیکھیں کہ بچھڑا روزانہ 500-700 گرام ونڈا کھا رہا ہے تو دودھ بند کر دیں۔ صرف سبز چارہ اور ونڈا دیں۔
2 ماہ کے بعد	بچھڑوں کو گروہوں کی شکل میں رکھیں اور پنجروں سے نکال لیں۔ ایک جیسے قد کے بچھڑے ایک گروہ میں ہونے چاہیے۔

- دودھ کے علاوہ خشک آمیزہ اجناس بھی کھلائے جا سکتے ہیں۔
- اگر بچھڑے 500 گرام سے 1 کلوگرام ونڈہ روزانہ کھانا شروع کر دیں تو خالص دودھ کچھ ہی عرصہ میں مکمل طور پر بند کیا جا سکتا ہے۔
- بیماریوں سے بچاؤ کیلئے اینٹی بائیوٹک کا استعمال کریں۔
- تین ماہ بعد بچھڑوں کو آمیزہ اجناس (ونڈا) مہیا کریں۔
- اس کے علاوہ اعلیٰ قسم کا سبز چارہ بھی دینا چاہیے تاکہ حیاتین الف کی کمی واقع نہ ہو۔
- ایک سال کے بعد بچھڑے اور بچھڑیوں کی علیحدہ پرورش کریں۔

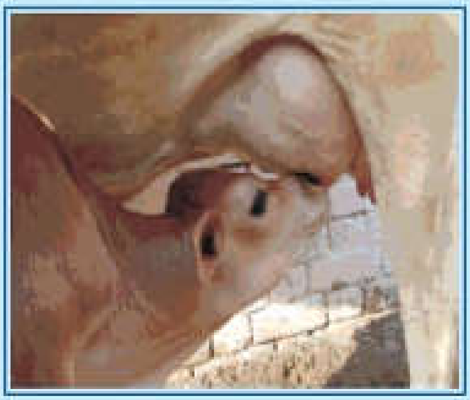

اہم بات:۔ بوہلی جانوروں کیلئے آب حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ بوہلی فوراً پلائیں۔

بچھڑوں کی پرورش سے متعلقہ دیگر امور

- بچھڑوں کا وزن پیدائش کے فوراً بعد کیا جائے کیونکہ جسمانی تناسب سے خوراک مہیا کی جاتی ہے۔
- بچھڑوں کے سینگ ان کی پیدائش کے ایک ہفتے کے اندر اندر ختم کریں۔
- ان کو شناختی نمبر لگائیں۔
- اضافی تھنوں کو کاٹ دیا جائے
- بیرونی کرموں سے بچاؤ کیلئے کرم کش دوائی پلائیں۔
- اندرونی اور بیرونی کرموں کیلئے دوائیاں اور ٹیکے دستیاب ہیں۔ مثلاً Ivomec
  چیچڑیوں اور جوؤں کے بخار سے بچاؤ کیلئے پیدائش کے اگلے ہی دن بیوٹاکس لگائیں۔
  ICC..............فی 50 کلو جسمانی وزن
- سفید دست لگ جائیں تو ------
  (I)۔ ٹرائی برسن 3cc لگائیں۔
  (II)۔ نمکیات کی کمی کو پورا کریں۔
  (III)۔ فلیمی کیون 1 گولی پانی کے ساتھ پلائیں۔

جانوروں کی شناخت

ڈیری فارمنگ میں جانوروں کی شناخت اور باقاعدہ ریکارڈ کیلئے ہر جانور کو ایک نمبر / نام دے دیا جاتا ہے۔ یہ نمبر / نام ٹیگ پر لکھ کر جانور کے بائیں کان کی اندرونی جانب لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے جانور کی شناخت کرنے اور ریکارڈ رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

ٹیگ عموماً پلاسٹک کا بنا ہوتا ہے جس پر مشین کے ذریعے نمبر / نام کندہ کرایا جاتا ہے۔ نمبر / نام لکھنے کیلئے مارکر بھی استعمال کیا جاتا ہے، لیکن یہ محفوظ طریقہ نہیں ہے۔

★ ٹیگ لگانے کا طریقہ:

ٹیگ لگانے کیلئے ٹیگ مشین استعمال کرتے ہیں۔ ٹیگ کو مخصوص طریقہ (جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے) سے مشین میں رکھ کر جانور کے کان میں لگا دیا جاتا ہے۔

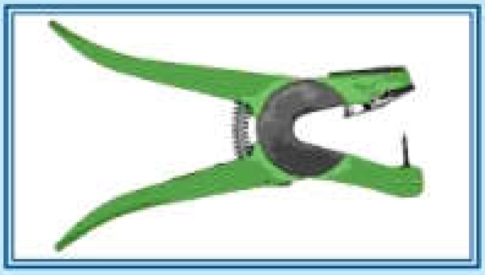

ڈی ہارننگ / سینگ ساڑنا

ڈیری فارمنگ کے جدید طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جانور کو باندھ کر نہ رکھا جائے بلکہ کھلا چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق خوراک اور پانی حاصل کر سکے۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ جانور سینگ سے ایک دوسرے کو زخمی نہ کر دیں، جانور کے سینگ ختم کر دیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو "ڈی ہارننگ / سینگ ساڑنا" کہتے ہیں۔ اس کو "ڈی بڈنگ" بھی کہتے ہیں۔

★ ڈی ہارننگ کے طریقے:

ڈی ہارننگ کے دو طریقے رائج ہیں۔

1- ڈی ہارننگ کا جدید طریقہ۔

2- ڈی ہارننگ کا دیسی / روائتی طریقہ۔

1- ڈی ہارننگ کا جدید طریقہ:

ڈی ہارننگ کے جدید طریقہ میں ڈی ہارننگ کے لئے ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس آلے کو "ڈی ہارنر" کہتے ہیں۔ ڈی ہارنر کو انتہائی گرم کر کے جانور کے سینگ کے بڈ پر رکھ کر اتنا گھمایا جاتا ہے کہ سینگ کو خون کی سپلائی بند ہو جائے۔ اس طرح خون کی سپلائی بند ہونے سے سینگ کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔ ڈی ہارننگ کے فوراً بعد اس پر کوئی اینٹی سیپٹک دوائی لگا دیتے ہیں۔ یہ آسان اور محفوظ طریقہ ہے۔

پاکستان میں دو طرح کے ڈی ہارنر استعمال ہو رہے ہیں۔

i- الیکٹریکل ڈی ہارنر۔

ii- نان الیکٹریکل ڈی ہارنر

i- الیکٹریکل ڈی ہارنر

الیکٹریکل ڈی ہارنر بجلی کے ذریعے گرم کیا جاتا ہے۔ الیکٹریکل ڈی ہارنر میں ایک ایلیمنٹ لگا ہوتا ہے۔ جس سے یہ گرم ہوتا ہے۔

ii- نان الیکٹریکل ڈی ہارنر

نان الیکٹریکل ڈی ہارنر کو آگ کے ذریعے گرم کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے عموماً گیس سلنڈر استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اس کو " گیس ڈی ہارنر " بھی کہتے ہیں۔

الیکٹریکل ڈی ہارنر

نان الیکٹریکل ڈی ہارنر

2- ڈی ہارننگ کا دیسی / روایتی طریقہ:

ڈی ہارننگ کے روایتی طریقہ میں ڈی ہارننگ کیلئے کاسٹک سوڈا (دھوبی سوڈا) استعمال کیا جاتا ہے۔ جب جانور کا سینگ چھوٹا (بڈ) ہوتا ہے تو اس پر کاسٹک سوڈا لگا کر خون کی سپلائی بند کر دی جاتی ہے اور اس طرح سینگ کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔ یہ طریقہ بہتر نہیں ہے۔

جانوروں میں کرموں سے پیدا ہونے والے امراض

جانوروں کی بہتر پیداوار اور صحت کے لیے اُن کا کرموں سے بچاؤ بہت ضروری ہے بنیادی طور پر جانوروں میں دو قسم کے کرم پائے جاتے ہیں۔

۱۔ اندرونی کرم

۲۔ بیرونی کرم

اندرونی کرم

یہ کرم گندے پانی اور مٹی سے آلودہ خوراک کے ذریعے جانور کے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور جانور کے پیٹ کے اندر نشونما پاتے ہیں اس کے علاوہ کچھ کرم دوسرے اندرونی اعضاء جیسے کہ پھیپھڑے اور جگر وغیرہ میں نشونما پاتے ہیں۔ یہ کرم جانور کی پیداوار اور صحت پر بہت بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ جانوروں کو اندرونی کرموں سے بچاؤ کیلئے سال میں چار مرتبہ پیٹ کے کیڑوں کی دوائی پلانی چاہیے۔

بیرونی کرموں سے پیدا ہونیوالے امراض

1- چیچڑیاں اور جوئیں:۔

چیچڑیاں اور جوؤں کی بہت سی اقسام ہیں جو کہ جانور پر حملہ آور ہو کر اس کا خون چوستی ہیں جس کے باعث جانور لاغر اور نحیف ہو جاتا ہے۔ چیچڑیاں جانوروں کا خون چوسنے کے علاوہ متعدد اقسام کے جراثیم بھی جانوروں میں منتقل کر دیتی ہیں۔ چیچڑیاں دن بھر شیڈ میں موجود دراڑوں میں چھپی رہتی ہیں اور رات کے وقت جانوروں کا خون چوسنے کے لئے باہر نکل آتی ہیں۔ چیچڑیاں خاصی سخت جان واقع ہوتی ہیں۔ ان سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ شیڈ میں موجود تمام درزیں اور شگاف بند کر دیں اور رات کے وقت جراثیم کش محلول کا سپرے کریں۔

جوؤں کی زندگی کا تمام دور جانور کے جسم پر ہی پورا ہوتا ہے۔ جوؤں کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک خون چوسنے والی اور دوسری کاٹنے والی۔ سردیوں میں ان کا حملہ شدید ہوتا ہے۔ چیچڑیوں اور جوؤں کے حملے کے باعث جانور کمزور ہوتا ہے جس کی سے وجہ اسکی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی اس میں دیگر بیماریوں کے حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

2- مہرو مکھی:۔

یہ ایک خاص قسم کی پیلے رنگ کی مکھی ہوتی ہے جو کہ جانوروں پر حملہ آور ہو کر ان کی کھالوں میں سوراخ کر کے ان کو ناکارہ بنا دیتی ہے۔ اس مکھی کی لمبائی تقریباً 13 ملی میٹر ہوتی ہے۔ پاکستان میں یہ مکھی موسم گرما کے آغاز سے آخر تک دیکھی جاتی ہیں۔ فروری مارچ اور اپریل کے مہینوں میں مادہ مکھیاں جانوروں کی ٹانگوں اور سینے کے بالوں پر سینکڑوں کے حساب سے انڈے دیتی ہیں۔ انڈے دینے کا عمل جانور کے لئے خاص تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جانور پر حملہ ہوتے وقت مکھیاں خاصی گونج دار آواز پیدا کرتی ہیں جس سے جانور خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ انڈے دینے کا عمل جانوروں کے متاثرہ حصوں پر شدید خارش پیدا کرتا ہے اور جانور اس حصے کو زبان سے چاٹتا ہے۔ زبان کی حدت انڈے کو لاروا بننے میں مدد دیتی ہے اور پانچ روز میں لاروے نکل کر بالوں کے سوراخ کے ذریعے جانور کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور جانور کی پشت کی طرف سفر شروع کر دیتے ہیں اس مرحلہ کو 4 سے 8 ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ ماہ نومبر کے وسط میں یہ لاروے پشت (کمر) پر سانس لینے کے لئے سوراخ کر لیتے ہیں اور وہاں چھوٹے چھوٹے پھوڑے بن جاتے ہیں۔ یہ کیڑے کھال کے نیچے تقریباً 2 ماہ تک رہتے ہیں اور اس کھال کے سوراخ کے راستے باہر زمین پر گر جاتے ہیں۔ 4 سے 6 ہفتے میں یہ کیڑے مکھیاں بن کر دوبارہ مویشیوں کے جسم پر انڈے دیتے ہیں۔

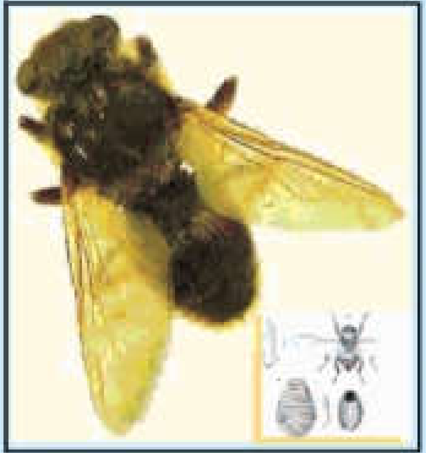

یہ مکھیاں دھوپ میں جانوروں کے جسم پر انڈے دیتی ہیں۔ اس لئے جانور ان سے بچاؤ کے لئے سائے کی طرف بھاگتا ہے یا پھر پانی میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ مہرو کی مکھی کے حملے سے جانور کی پیداوار 10 سے 20 فیصد تک کم ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچھڑوں میں شرح بڑھوتری متاثر ہوتی ہے اور جانور کی کھال تباہ ہو جاتی ہے۔ ان سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ ماہ فروری سے لیکر مئی تک جانوروں پر جراثیم کش ادویات کا سپرے کیا جائے اور ماہ ستمبر کے پہلے ہفتے میں اگر جانور کو ایور میک ٹن کا ٹیکہ لگا دیا جائے تو جانور کے جسم میں موجود تمام لاروے مر جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ مہرو مکھی کی وجہ سے دودھ میں 2 تا 3 لیٹر کمی آسکتی ہے۔

3- مائٹس:۔

مائٹس جانور پر خارش (پیچ) پیدا کرتے ہیں۔ یہ طفیلی کرم بہت ہی باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان کی کئی اقسام ہیں۔ یہ جانور کی جلد میں سوراخ کر کے اپنا زہر جانور کے جسم میں داخل کرتے ہیں جس سے جسم میں جلن پیدا ہوتی ہے اور جانور اپنا جسم دیواروں، درختوں یا کھرلیوں سے رگڑتا ہے اور متاثرہ حصوں کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ متاثرہ حصے سے جلد سرخ ہو جاتی ہے اور بال گر جاتے ہیں اور بالوں کی جڑ میں باریک دانے نکل آتے ہیں۔

جلد پر جھریاں اور شکنیں پڑ جاتی ہیں، جانور نحیف اور کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ مائٹس سے بچاؤ کیلئے جانوروں کے جسم پر موثر جراثیم کش ادویات سپرے کریں۔ سال میں دو دفعہ ان ادویات کے استعمال سے مائٹس کے حملہ میں خاطر خواہ کمی ہو جاتی ہے۔

چچڑیوں اور جوؤں کا علاج:۔

- ★ ایورمیکٹن کا ٹیکہ لگائیں۔

ا۔ بڑا جانور	8-9ml
ب۔ درمیانہ جانور	5ml
ج۔ چھوٹا جانور	2ml

- ★ عام فصلوں پر استعمال ہونے والی سائپرمیتھرین 3cc تقریباً 1 لیٹر پانی میں ڈال کر سارے شیڈ میں سپرے کریں۔ چچڑیاں مکمل طور پر ختم ہو جائیں گی۔
- ★ پورآن کے نام سے دوائی موجود ہے جو کہ کمر پر لگانے سے چچڑیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اہم بات:۔ سپرے ہر 15 دن بعد کریں۔

سوزش حیوانہ / ساڑو

جانوروں میں دودھ کی پیداوار کم ہونے کی بڑی وجہ

مخفی سوزش حیوانہ

- بظاہر حیوانہ ٹھیک نظر آتا ہے
- دودھ کم ہو جاتا ہے۔ کبھی پورا اور پھر کم ہو جاتا ہے
- دودھ کا ذائقہ تبدیل ہو جاتا ہے
- دودھ میں بعض اوقات بو آنا شروع ہو جاتی ہے
- تقریباً 20% جانور مخفی سوزش حیوانہ کا شکار ہیں

ظاہری سوزش حیوانہ

- تھنوں کی سوزش اور حرارت
- دودھ کی دھار کا فوارے میں تبدیل ہو جانا
- تھن کے سوراخ کا بند ہو جانا
- دودھ کے ساتھ پھٹکیاں، خون اور پیپ کا آنا
- تھن میں ناڑ کا پڑ جانا

سوزش حیوانہ/ساڑو

اثرات

- مخفی حالت میں جانور کا دودھ 40 فیصد تک کم ہو جانا
- ظاہری علامات کی صورت میں بروقت علاج نہ کرنے پر
- تھن میں ناڑ پڑ کر تھن کا ضائع ہو جانا
- جانور کی قیمت میں 40% تک کمی

وجوہات

- باڑے میں مناسب صفائی نہ ہونا
- حیوانے پر گوبر یا مٹی کا زیادہ دیر تک لگے رہنا
- گندے ہاتھوں سے جانوروں کا دودھ دوھنا

- انگوٹھا موڑ کر دودھ دوھنا
- دودھ دوھنے کے بعد بچے کا دودھ پینا
- حیوانے میں دودھ کا باقی رہ جانا
- تھن میں تیز دھار چیز یا مرغی کا پر داخل کرنا

سوزش حیوانہ / ساڑو

احتیاطی تدابیر

- باڑے اور جانور کی **مکمل صفائی** رکھیں۔
- دودھ دوہنے کے دوران ہاتھوں کو **ناک اور بغلوں** میں نہ لگائیں
- تھنوں کو دودھ لگا کر نرم نہ کریں۔ دودھ دوہنے سے پہلے ہاتھوں کو **دھو کر خشک** کپڑے سے صاف کریں
- **متاثرہ جانور** کا دودھ آخر میں دوھیں
- دودھ دوہنے کے بعد جانور کو **1/2 گھنٹہ** کھڑا رکھیں
- ہر **پندرہ دن** کے بعد **سرف ٹیسٹ** کریں
- روزانہ دودھ دوہنے کے بعد تھنوں کو **آیوڈین محلول** (Novadine 3%) میں ڈبوئیں

سرف ٹیسٹ

1- ایک گلاس پانی لیں
اس میں 4 کھانے کے چمچ سرف ڈالیں اور محلول بنالیں۔

2- چاروں تھنوں سے علیحدہ علیحدہ پیالیوں میں دودھ کی کچھ دھاریں ڈالیں

3- اتنی ہی مقدار میں اس میں سرف کا محلول ڈال کر ہلائیں

4- چند منٹ بعد اگر دودھ گاڑھا ہو جائے یا لیس دار مادہ بن جائے
تو بس سمجھ لیں کہ جانور مخفی سوزش حیوانہ کا شکار ہے

نوٹ: ساڑو کی علامات ظاہر ہونے کی صورت میں کسی مستند ویٹرنری ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

سوزش حیوانہ (ساڑو) کا خاتمہ

سوزش حیوانہ کے مستقل خاتمے کے لئے تھنوں کا جراثیم کش دوائی کے محلول میں ڈبونا (Teat Dipping) بہترین طریقہ ہے۔

طریقہ:۔

جراثیم کش دوائی (پائیوڈین) کا ایک چوتھائی محلول پانی میں تیار کریں اور چوائی کے بعد اس میں تھنوں کو ڈبوئیں۔ اس سے جانور سوزش حیوانہ سے مستقل محفوظ رہیں گے

تھنوں کا ڈبونا (Teat Dipping) سمجھدار کسانوں کا طریقہ

صحت مند جانور .... زیادہ پیداوار .... کسان خوشحال

جانوروں کے حفاظتی ٹیکہ جات

(i) منہ کھر

کاش! مجھے بروقت حفاظتی ٹیکہ لگ جاتا

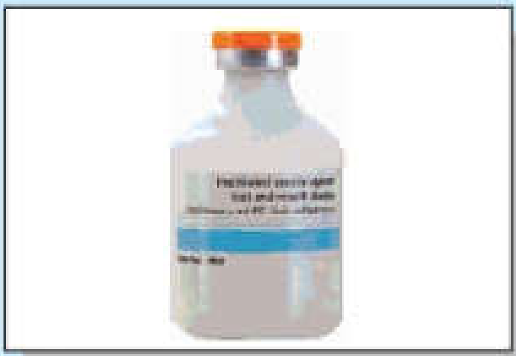

فروری، مارچ، ستمبر، اکتوبر

اب میں بچ تو جاؤں گی مگر میری پیداوار آدھی رہ جائے گی مالک بھی ناراض ہوگا۔

(ii) گل گھوٹو

مئی، جون، نومبر، دسمبر

میرے مالک نے چند روپے کی خاطر مجھے پھانسی دے دی۔ میں تو گئی

بیماریوں سے بچاؤ کے لیے جانوروں کو ہمیشہ بروقت حفاظتی ٹیکہ جات لگوائیں۔

جانوروں میں منہ کھر

منہ کھر:۔

منہ کھر مویشیوں کا ایک متعدی اور قابل ذکر معاشی اہمیت کا جراثیمی مرض ہے۔ دوسرے جانوروں (بھیڑ، بکری اور اونٹ) کی نسبت گائے اور بھینس میں یہ مرض زیادہ دیکھا گیا ہے۔ اسے FMD(Foot and Mouth Disease) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

علامات:۔

- جانور کو تیز بخار (104 سے 107) ہوتا ہے۔

- منہ سے تھوک کی رالیں بہتی ہیں اور منہ کے اندر اور زبان پر چھالے (vesicles) بن جاتے ہیں۔

- منہ کے علاوہ جانور کے کھروں میں بھی چھالے بنتے ہیں۔

- بعض جانوروں میں تھنوں پر بھی چھالے نمودار ہوتے ہیں جو اکثر سوزش حیوانہ کا سبب بنتے ہیں۔

علاج:۔

علامات کے ظاہر ہوتے ہی بیمار جانور کو تندرست جانوروں سے علیحدہ کریں۔ متاثرہ جانور کے منہ کو اندر سے پھٹکری (Alum) دو فیصد محلول سے صاف کریں اور پھر مندرجہ ذیل آمیزہ منہ کے اندر رکھیں:

پھٹکری	ایک چائے کا چمچ
پوٹاشیم کلوریٹ	ایک چائے کا چمچ
بورک ایسڈ	ایک چائے کا چمچ

یہ عمل صبح شام روزانہ تین دن تک دہرائیں۔ یا

بورک ایسڈ (ایک حصہ) اور گلیسرین (چار حصے) ملا کر منہ کے اندر اچھی طرح لگائیں۔

کے

منہ کھر

منہ کھر انتہائی موذی مرض ہے۔ اس سے بچاؤ کا واحد حل سال میں دو دفعہ اچھی کوالٹی کی ویکسین ہے۔

نوٹ: منہ کھر کی علامات ظاہر ہونے کی صورت میں کسی مستند ویٹرنری ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

جانوروں میں گل گھوٹو

گل گھوٹو مویشیوں کا ایک متعدی اور جان لیوا جراثیمی مرض ہے جو کہ گائے اور بھینس میں پایا جاتا ہے۔
یہ ایک موسمی مرض ہے جو زیادہ تر بارش کے دنوں میں اس کا حملہ شدید ہوتا ہے۔

علامات:۔

* اچانک سے تیز بخار ہونا۔ (106F-107F)
* گلے پر سوجن کا ہو جانا۔
* مشکل سے سانس آنا اور جانور کے منہ پہ جھاگ کا ہونا۔
* جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔
* 18 سے 24 گھنٹے کے اندر موت واقع ہو جانا۔

نوٹ: گل گھوٹو کی علامات ظاہر ہونے کی صورت میں کسی مستند ویٹرنری ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام

نام مرض	ٹیکہ لگوانے کا وقت	عرصہ قوت مدافعت
گل گھوٹو	مئی جون اور نومبر دسمبر	چھ ماہ / ایک سال تک
منہ کھر	فروری مارچ اور ستمبر اکتوبر / پورا سال کسی بھی وقت	چھ ماہ / ایک سال تک
کولی باسیٹ (انتھریکس)	اگست	ایک سال
چوڑے مار۔ (بلیک کوارٹر)	مارچ۔ اپریل (تین سال سے زائد عمر کے جانوروں کو ٹیکے لگانے کی ضرورت نہیں)	ایک سال
رنڈ پیسٹ (ماتا)	پہلا ٹیکہ چھ ماہ کی عمر میں دوسرا ٹیکہ دو سال کی عمر میں	دوسرے ٹیکے بعد تا حیات تحفظ
باؤلا پن	کاٹنے کے فوراً بعد	-
B.V.D	6 ماہ کی عمر میں	تا حیات
Listeriosis	مارچ میں	ایک سال

نوٹ:۔ انتڑیوں کے زہر کے خلاف ٹیکہ اس وقت لگوائیں جب ٹیکے کی ٹائپ ڈی سٹرین دستیاب ہو۔

ویکسینیشن

ویکسینیشن کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کا خصوصی خیال رکھیں تا کہ بہتر نتائج حاصل ہو سکیں۔

1- ویکسینیشن ہمیشہ کسی قابل اعتماد دکاندار / ایجنسی سے خریدیں۔
2- ویکسینیشن کو ٹھنڈی جگہ پر رکھیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تھرماس میں برف ڈال کر لیکر جائیں۔
3- ویکسینیشن کرنے والی سرنج کو ابلتے ہوئے پانی میں صاف کریں اور چیک کر لیں کہ اس کی مقدار خوراک ٹھیک ہے۔
4- ویکسینیشن صبح سویرے یا شام ڈھلتے وقت کریں۔
5- ویکسینیشن کرنے سے پہلے اس کو اچھی طرح ہلائیں۔
6- ویکسینیشن کرتے ہوئے اسے گرمی سے بچائیں
7- ویکسینیشن کسی تجربہ کار آدمی سے کروائیں۔
8- تیار شدہ ویکسین کے بچ جانے کی صورت میں اسے کسی گڑھے میں دبا کر ضائع کر دیں
9- ہر جانور کو ویکسین کی صحیح مقدار لگائیں۔
10- ویکسینیشن سے پہلے، دوران اور بعد میں جانور کو ہر قسم کے دباؤ سے بچائیں اور ویکسینیشن صرف تندرست جانوروں کو کریں۔

دوائی دینے کے طریقے

دوائی دینے کے دو طریقے ہیں۔

ا۔ منہ کے ذریعے دوائی پلانا۔

ب۔ انجیکشن کے ذریعے۔

ا۔ منہ کے ذریعے دوائی پلانا۔

منہ کے ذریعے دوائی پلانے کیلئے ڈرینچنگ گن استعمال کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ عموماً ڈی ورمنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ب۔ انجیکشن کے ذریعے:

انجیکشن لگانے کے چار طریقے ہیں۔

i۔ زیر جلد ٹیکہ (انجیکشن) لگانا۔

ii۔ جلد کے اندر ٹیکہ لگانا۔

گوشت میں ٹیکہ لگانا۔

وریدی ٹیکہ لگانا۔

دودھ دینے والے جانوروں کی دیکھ بھال

- دودھ دینے والے جانوروں سے نرمی سے پیش آنا چاہیے۔
- دودھ دینے والے جانوروں سے متعلقہ تمام امور میں باقاعدگی کی ضرورت ہوتی ہے۔

- یکدم خوراک تبدیل کرنے سے دودھ کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔
- گائے اور بھینسوں کو نہلانے سے دودھ کی پیداوار بہتر ہوتی ہے۔
- مویشی خانے صاف ستھرے اور ہوادار بنائیں۔
- گائے اور بھینسوں کا جدید طریقہ نسل کشی کے ذریعے ملاپ کروائیں۔
- کم دودھ والی گائے کو غیر ملکی سانڈ کے مادہ تولید کا ٹیکہ لگوائیں۔
- اگر ممکن ہو تو چرائی کیلئے بھیجیں۔
- جانوروں کا شیڈ کشادہ ہونا چاہیے اور پانی وافر مقدار میں موجود ہو۔
- شدید سردی کے موسم میں سردی سے بچائیں۔
- متعدی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے بروقت حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

- دودھ مقررہ وقت اور جگہ پر دوہیں۔
- دودھ دوہتے ہوئے جانور کو پرسکون ماحول دیں۔
- گوالہ بدلنے سے بھی دودھ کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔
  اس لئے کوشش کریں کہ روز بروز گوالہ نہ بدلا جائے۔
- جانوروں کی کھرلیوں میں نمک کے ڈلے رکھیں۔
- جانوروں کو ضرورت کے مطابق تازہ اور صاف پانی مہیا کریں۔
- جانوروں کو معیاری سبز چارہ وافر مقدار میں مہیا کریں۔
- معیاری اور متوازن ونڈہ جانور کی پیداوار اور روغنی اجزاء کے تناسب کو مدنظر رکھ کر دیں۔
- دودھ اتارنے کیلئے آکسی ٹوسن کا ٹیکہ ہرگز نہ لگائیں۔
- جانور کی نسل کشی کے دوماہ بعد چیک کروائیں کہ وہ حاملہ ہے کہ نہیں۔
- اگر زیادہ دفعہ ملانے کے باوجود جانور گابھن نہ ہو تو فوری علاج کروائیں ممکن ہے اسے سوزش رحم بیماری ہو۔

حاملہ جانوروں کی دیکھ بھال

- حاملہ جانور کو ابتداء ہی سے اچھی متوازن خوراک اور دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔
- شروع کے ایام میں حاملہ جانوروں کو کسی خاص خوراک کی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا عام چارے کی وافر فراہمی سے ہی وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کر لیتے ہیں۔
- آخری دو ماہ میں بچے کی نشوونما بڑھ جاتی ہے اور اس دوران زیادہ غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کرنی چاہیے یعنی ونڈہ اور اعلیٰ قسم کے چارے۔
- حمل کے آخری ایام میں جانور کو ریوڑ کے ساتھ باہر چرانے کیلئے نہیں بھیجنا چاہیے۔
- بچہ دینے سے تین چار روز قبل اور بعد جانور کو پینے کیلئے نیم گرم پانی اور کھانے کیلئے زود ہضم اور قبض کشا خوراک دیں۔
- ہر قسم کے شدید موسمی حالات سے بچائیں۔
- جونہی بچے کی پیدائش کی علامات ظاہر ہوں۔ حاملہ جانور کو باقی جانوروں سے علیحدہ کر لیں۔
- انہیں جراثیم سے پاک و صاف جگہ پر رکھیں۔
- گرمیوں میں انہیں کھلی اور تازہ ہوا میں رکھنا چاہیے۔
- سردیوں میں سرد ہوا کے جھونکوں سے بچانا چاہیے۔ فرش پر بچھائی ڈال دینے سے جانور سکون محسوس کرتا ہے۔
- بچہ دینے کے بعد جانور کو چند یوم کیلئے زود ہضم خوراک فراہم کریں۔ مثلاً ونڈہ یا چوکر استعمال کریں۔

خشک جانوروں کی دیکھ بھال

- خشک عرصہ (Dry Period) دودھیل جانوروں کیلئے آرام کا وقفہ ہوتا ہے۔
- جانور اپنی جسمانی قوتوں کی بحالی اور بچے کے پیدائش اور دودھ پیدا کرنے کی طاقت یکجا کرتے ہیں۔
- یہ عرصہ 30 سے 60 دن تک ان کی سالانہ پیداوار کے مطابق ہوتا ہے۔
- بچہ دینے کے بعد 80 دن میں ان کی ملاپ کروا دینی چاہیے۔
- دودھیل جانوروں کے خشک عرصے میں کمی کر کے ان سے زیادہ سے زیادہ دودھ کی مقدار اور بچوں کی زیادہ تعداد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔
- دودھیل جانوروں کی خوراک کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔
- دودھ میں کیلشیم اور فاسفورس خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے جانور کمزور ہو جاتا ہے اس لئے نمکیاتی آمیزہ ان کی خوراک کا اہم حصہ ہونا چاہیئے۔
- آخری ایک ماہ میں خوراک میں کیلشیم کی مقدار 30 گرام روزانہ سے زیادہ نہ ہو۔
- بچہ دینے کے بعد یہ مقدار 100 گرام کر دیں۔
- وافر مقدار میں چارہ یا گھاس فراہم کریں۔
- خوراک کے ساتھ ونڈے کا خاطر خواہ استعمال کریں۔
- حمل کے آخری ایام جانور کی خوراک کا خاص خیال رکھیں۔
- جانور کو خشک کرنے کیلئے اس کی خوراک کم کریں پھر ایک وقت دودھ دوہنا شروع کر دیں اور بعد میں 24 گھنٹے اور 48 گھنٹے کے بعد چوائی کریں۔
- جانور کو خشک کرنے کیلئے فوراً / اچانک چوائی بند نہ کر دیں۔
- جانور کو خشک کرنے کے بعد اس کے تھنوں کو جراثیم کش محلول سے صاف کر کے کیپراون (Capravin / Ampiclock) ٹیوب تھنوں میں داخل کریں۔ (Dry Cow Theropy)
- ٹیوب ڈالنے کے بعد ایک گھنٹے تک جانور کو کھڑا رکھیں۔

ڈیری فارم میں دودھ کی جگہ کی صفائی اور حفاظت

اردگرد کا ماحول دودھ دوہنے والی جگہ صاف ستھری اور خشک ہونی چاہیے

دودھ دوہنے والی جگہ گرد، دھوئیں، مکھیوں، گوبر اور کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سے پاک ہونی چاہیے

ڈیری فارم میں دودھ کی جگہ کی صفائی اور حفاظت

دودھ دوہنے سے پہلے جانور کو نہلا لیں

دودھ دوہتے وقت جانور کو صاف ستھرا اور خشک ہونا چاہیے۔ جسم پر گوبر یا تنکے نہ لگے ہوں

بچے کو دودھ پلانے سے پہلے اور بعد میں تھنوں کو اچھی طرح دھو کر صاف اور خشک کر لیں

دم اور حیوانے کے اردگرد کے حصوں سے لمبے بال کتروا دیں

دودھ استعمال کرنے والے برتن:۔

1۔ دودھ استعمال کرنے والے برتن کی شکل بہت اہمیت رکھتی ہے۔
2۔ اس کو گول شکل کا اور اس کا منہ کھلا ہونا چاہیے تاکہ صحیح صفائی ہو سکے۔
3۔ زنگ آلودہ میٹریل سے پاک ہونا چاہیے مثلاً ایلومینیم، سیلور سٹیل وغیرہ۔
4۔ کوئی کریک نہیں ہونا چاہیے تاکہ جراثیم اپنی نسل نہ بڑھا سکیں
5۔ ان کو صابن اور گرم پانی سے صاف کرنا چاہیے۔
6۔ سورج کی روشنی سے بھی سکھایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ کپڑے سے ڈھانپا ہونا چاہیے تاکہ مکھیاں اس سے دور رہیں۔
7۔ ڈھکن کو مکمل طور پر بند ہونا چاہیے

روزانہ باڑے کی اچھی طرح صفائی کریں تاکہ جانور صاف ستھرے رہیں اور گوبر میں نہ بیٹھیں

صاف ستھرا ماحول ← صحتمند جانور ← بہتر پیداوار ← زیادہ منافع

حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق دودھ دھونا، رکھنا اور زخیرہ کرنا

1۔ بیمار جانوروں کے دودھ کو صحت مند جانوروں کے دودھ میں ہرگز شامل نہ کریں۔ دودھ کے معیار کو جانچنے کے لئے روزانہ ORGANOLEPTIC ٹیسٹ ہونا چاہیے۔

2۔ ہر 15 دن میں کم از کم ایک دفعہ سرف ٹیسٹ بھی ہونا چاہیے۔

3۔ اس بات کا یقین کرلیں کہ دودھ دھونے کی جگہ صاف ہو۔

4۔ جس برتن میں دودھ رکھا جائے وہ بالکل صاف ہونا چاہیے

5۔ دودھ دھونے کا سامان حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق صاف ہو

6۔ دودھ رکھنے کی جگہ صاف ستھری ہو

7۔ ہر دفعہ دودھ دھونے کے بعد تھنوں کو پایوڈین سلوشن میں ڈبوئیں۔

8۔ دودھ کو زخیرہ کرنے کے لئے درجہ حرارت چار ڈگری سینٹی گریڈ سے کم پر رکھیں۔

9۔ ہر مویشی کا دودھ دھونے کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھولیں تا کہ جراثیم ایک متاثرہ جانور سے دوسرے میں منتقل نہ ہوسکیں۔

اہم باتیں:۔

i۔ جانوروں میں دودھ اتارنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے آگے ونڈا ڈال کر تھنوں کی مساج کیا جاتا ہے۔ ایک جانور کو ایک دن میں جتنا ونڈہ دینا ہے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے صبح و شام دیں۔

ii۔ دوسرا طریقہ بچھڑے کے ذریعے ہے لیکن اس کی بھی سفارش نہیں کی جاتی کیونکہ اس طریقہ سے نہ تو پتہ چلتا ہے کہ بچھڑا بھوکا ہے یا اس نے زیادہ دودھ پیا۔ دونوں صورتوں میں نقصان ہے۔ دوسرا یہ کہ تھنوں پر زخم کر دیتے ہیں جو مرض سوزش حیوانہ کا سبب بن جاتا ہے اس طریقے سے بھی پرہیز کیا جائے البتہ یہ آکسی ٹوسن کے استعمال سے بہتر ہے۔

iii۔ دودھ اتارنے کے لئے آکسی ٹوسن کے ٹیکے کی بالکل سفارش نہیں کی جاتی جن جانوروں میں یہ ٹیکہ استعمال ہوتا ہے ان کو اس عادت سے نجات دلانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

آکسی ٹوسن 50 سی سی کی وائل لیکر 25 سی سی ٹیکہ اور 25 سی سی ڈسٹلڈ واٹر ملائیں اور ایک سی سی لگانا شروع کر دیں پھر مقدار کو آہستہ آہستہ کم کرتے جائیں یعنی 0.75 سی سی، 0.50 سی سی، 0.1 سی سی اور پھر بالکل بند کر دیں۔ اس کے بعد خالی سوئی مارنے سے بھی جانور دودھ اتار دے گا پھر اگر سوئی لگانے والی جگہ پر مکہ بھی ماردیں تو جانور دودھ اتارے گا۔

نوٹ:۔

اگر فارمر حضرات اوپر دی گئی ہدایت پر عمل کریں تو وہ اپنے قیمتی جانوروں کو بچا کر اور پیداوار بڑھا کر اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں بصورت دیگر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو جانور اس ٹیکہ کے عادی ہو جاتے ہیں وہ حاملہ نہیں ہوتے اور گوشت کے کام آتے ہیں۔ اس ٹیکے کا استعمال نہ صرف اپنے آپ سے اور جانور سے ظلم اور زیادتی ہے بلکہ قانون کی بھی خلاف ورزی ہے کیونکہ انسداد بے رحمی (Prevention of Curelty to Animals) کے مطابق اس ٹیکے کو بغیر کسی مستند ڈاکٹر کی تجویز کے خریدنا اور بیچنا جرم ہے۔

امراض حیوانات کا روایتی طریقوں سے بروقت علاج

وطن عزیز میں انسانی خوراک کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جانوروں کی کثیر تعداد موجود ہے اور ہمارے جانور پال حضرات تندہی سے ان کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں تاکہ دودھ اور گوشت کی پیداوار کو ملکی سطح پر بڑھایا جاسکے۔ ہمارے ملک میں بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں پر اگر جانور بیمار ہو جائے تو بروقت ایلوپیتھک علاج (ٹیکہ جات) کی سہولت میسر نہیں ہے اور ایسے کسان حضرات بھی ہیں جو جڑی بوٹیوں کو فوقیت دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے زیر بحث مضمون میں عام بیماریوں، مسائل اور ان کے علاج کے بارے میں مفصل ذکر کیا گیا ہے تاکہ ہمارے کاشتکار حضرات بروقت درپیش مسائل پر قابو پا سکیں اور بڑے نقصان سے بچ سکیں۔

1- گوبر کی بندش، فضلہ کے اخراج میں رکاوٹ، بنھ درد قولنج (Impaction)

علامات:۔

جانور کا گوبر نہ کرنا، خوراک کھانا بند کر دینا۔ یہ مسئلہ زیادہ تر جانوروں کو صرف خشک چارہ جیسے بھوسہ وغیرہ ڈالنے سے ہوتا ہے اس مسئلے کے حل کیلئے درج ذیل نسخہ استعمال کروایا جا سکتا ہے۔

سنا مکی	250 تا 300 گرام
ریوند حصارا	100 تا 150 گرام
سوڈیم بائی کاربونیٹ	100 تا 150 گرام
میگنیشیم سلفیٹ	300 تا 600 گرام
سونٹھ	100 گرام
نمک سیاہ	150 گرام
پرانا گڑ	500 گرام

ترکیب استعمال

سنا مکی کو تقریباً چار کلو پانی میں پکائیں جب پانی نصف رہ جائے تو اسے ٹھنڈا ہونے دیں اور دیگر اجزاء شامل کر کے جانور کو پلا دیں اگر 8 سے 12 گھنٹے تک افاقہ نہ ہو تو تمام اجزاء کی نصف مقدار دوبارہ استعمال کریں۔ اگر پھر بھی فرق نہ پڑے تو بارہ بارہ گھنٹے کے وقفے سے دو تین مرتبہ مزید استعمال کرائیں بصورت دیگر درج ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

سونف	250 گرام
رائی	200 گرام
گھیکوار (کوار گندل کا جوہر)	250 گرام
ٹھیکری نوشادر	100 گرام
نمک سیاہ	150 گرام
میٹھا سوڈا	150 گرام
نمک سفید	200 گرام
پرانا گڑ	500 گرام

ترکیب استعمال

تمام اجزاء کو کوٹ کر یکجا کر کے ان کی پنیاں بنالیں اور جانور کو نصف گھنٹے کے وقفے سے دو دفعہ کھلائیں پنیاں کھلانے کے بعد نیم گرم پانی کی تھوڑی تھوڑی مقدار پلادیں۔ افاقہ نہ ہونے کی صورت میں یہ نسخہ دو سے تین مرتبہ استعمال کریں۔

2- بدہضمی، جانور کا کوکھ نہ نکالنا، چارہ رغبت سے نہ کھانا، بھوک نہ لگنا (Indigestion)

بدہضمی کی صورت میں جانور نہ صرف چارہ کم کھاتا ہے بلکہ کھائے ہوئے چارے کو مکمل طور پر ہضم بھی نہیں کر پاتا اس صورت میں سٹامک پاؤڈر کا یہ نسخہ استعمال کروائیں۔

سونف	500 گرام	مرچ سیاہ	100 گرام
اجوائن	250 گرام	میٹھا سوڈا	200 گرام
ریوند چینی	250 گرام	نمک سیاہ	250 گرام
چرائتہ	200 گرام	نمک سفید	500 گرام
زیرہ سفید	250 گرام	گڑ	حسب ضرورت
سونٹھ	150 گرام		

ترکیب استعمال

تمام اجزاء کو کوٹ کر باریک کر لیں اور آدھ پاؤ خوراک ہفتہ میں دو سے تین بار استعمال کرائیں۔
اوپر درج کردہ پاؤڈر سے چرائیتہ حذف کر کے یہ مصالحہ گھوڑوں کو بھی کھلایا جا سکتا ہے اگر گھوڑا کمزور اور لاغر ہو رہا ہو تو اسے ٹانک پاؤڈر بنا کر کھلائیں۔ گھوڑے کیلئے مصالحہ میں کچلہ مدبر 10 گرام اور فیرس سلفیٹ 10 گرام فی خوراک ملا کر بطور ٹانک پاؤڈر کھلا سکتے ہیں۔

3- کالک، پیٹ درد یا گھوڑے میں لید کی رکاوٹ (Colic)

کالک یا پیٹ کا درد گھوڑے میں اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اکثر گھوڑوں میں اموات اسی وجہ سے ہوتی ہیں اس کے علاج کیلئے کلورل ہائیڈریٹ 60 گرام کو ایک لٹر سرسوں کے تیل میں ملا کر دیں یا پھر یہ نسخہ استعمال کروائیں۔

مصبر	150 گرام
میٹھا سوڈا	125 گرام
نمک سیاہ	50 گرام
پرانا گڑ	500 گرام

تمام اجزاء اکٹھے کر کے 200 گرام وزن کی پنیاں بنا لیں۔ ایک پنی دن میں دو مرتبہ گھوڑے کو کھلانے کے بعد نیم گرم پانی بوتل سے پلائیں۔ بعض حالات میں جانور کا انیما کرنا بھی موثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر جانور کو پیشاب کی رکاوٹ ہو تو پیشاب آور نسخہ استعمال کروائیں۔
خربوزہ کے بیج آدھ پاؤ فی خوراک کے طور پر جانور کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔

4- پیشاب کی بندش (Urine Retention)

پیشاب کی بندش کا مسئلہ زیادہ تر قربانی کے دنوں میں ان بکریوں میں دیکھا گیا ہے جن کو ابتدائی عمر میں خصی کر دیا جاتا ہے اس مسئلے کیلئے درج ذیل نسخہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔

میگنیشم سلفیٹ	250 گرام
قلمی شورہ	20 گرام
ہیگزامین	15 گرام
ٹنکچر/ٹنکچر ہائیوسائمس	5تا10 گرام
پانی	حسب ذیل

5- اپھارہ (Tympany)

جگالی کرنے والے جانوروں کی بائیں کوکھ میں معدہ (Rumen) کے اندر اور گھوڑے کی دائیں کوکھ میں سیکم کے اندر گیس جمع ہو جانے کو اپھارہ کہتے ہیں۔ برسیم کی فراوانی کے دنوں میں تھوڑا سا خشک بھوسہ سبز چارہ میں ڈالنے سے یہ مسئلہ نہیں ہوتا۔

ہینگ	10تا15 گرام خوراک
سونٹھ	10تا15 گرام خوراک
ہلدی	10تا15 گرام

ہینگ اور سنڈھ گڑ کے ساتھ ملا کر جبکہ ہلدی مکھن میں ملا کر استعمال کرائیں۔

شدید اپھارہ کی صورت میں ٹروکار کینولہ یا نیڈل لگا کر بھی ہوا کو خارج کیا جا سکتا ہے۔

6- پیچس، واہ، موک۔ڈائریا (Diarrhea)

گائے، بھینس، اور بیل وغیرہ میں موک کے تدارک کیلئے درج ذیل نسخہ استعمال کروائیں۔

بیل گری	250 گرام	چھلکا انار	150 گرام
کتھا	250 گرام	چاروں گوند	100 گرام
کیولین پاؤڈر	250 گرام		

ترکیب استعمال

مذکورہ ادویات کو باریک کر کے چار خوراکیں بنالیں اور ایک خوراک میں ڈیڑھ پاؤ چاولوں کی پچھ ملا کر کھلائیں۔ موک/ڈائریا کے تدراک کیلئے ٹرائی کارب کا نسخہ بھی کارگر ثابت ہوا ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ	15 گرام
میگنیشم کاربونیٹ	15 گرام
بسمتھ کاربونیٹ	10 گرام

(تینوں کی ایک خوراک)

تقریباً ڈیڑھ پاؤ چاولوں کی پچھ میں ملا کر یہ نسخہ چار پانچ روز تک استعمال کروائیں۔

7- سوزش حیوانہ (Mastitis)

انگیاری یا ساڑو کا مرض مویشی پالنے والے حضرات کیلئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ صرف صوبہ پنجاب میں سوزش حیوانہ سے ایک سال میں 44.7 ملین ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ اگر بوجہ ساڑو تھن متورم ہو رہا ہو اور سوزش کے ساتھ ساتھ دودھ آنے میں رکاوٹ ہو تو درج ذیل اقدام عمل میں لائیں۔

i- ایک پاؤ رائی باریک پیس کر لسی میں حل کریں اور رات بھر پڑی رہنے دیں اگلی صبح اسے رڑک کر جانور کو پلا دیں۔ دو دن کے وقفے سے دو مرتبہ پھر پلائیں۔

i- گھیکوار (کوار گندل) 150 گرام
پھٹکری نوشادر 10 گرام
شیشہ نمک 15 گرام
سوڈیم سائٹریٹ 10 گرام
پانی یا گڑ حسب ضرورت
(7x صبح کے وقت پلائیں)

ii- میگ سلف 200تا250 گرام
قلمی شورہ 15 گرام
پھٹکری نوشادر 10 گرام
پانی حسب ضرورت
(7x صبح کے وقت پلائیں)

اس کے علاوہ تھن میں سے دن میں پانچ چھ مرتبہ دودھ نکالیں تاکہ انفیکشن کم ہو۔

8- تھن میں ناڑ یا گلٹی بننا (Teat Fibrosis)

اگر تھن بند ہو رہا ہو تو قلمی شورہ، لیموں، پھٹکری نوشادر، شیشہ نمک ہر ایک میں سے 200،200گرام لے کر تمام اجزاء کو یکجا کر کے پانچ خوراکیں بنالیں اور ایک خوراک روزانہ استعمال کروائیں۔

9- سک تک، بجھا ہوا جانور

اس کیلئے درج ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

اسگندھ	150 گرام	سوڈیم سیلی سیلیٹ	50 گرام
عشبہ	150 گرام	بعد فانج	150 گرام
چوب چینی	150 گرام	جائفل	125 گرام
سورنجاں شیریں	150 گرام	جلوتری	125 گرام
سونٹھ	120 گرام	مالکنگنی	125 گرام
سناکی	120 گرام	اجوائن خراسانی	150 گرام
گیروہ	120 گرام	کچلہ مدبر	125 گرام
افیتمون	150 گرام		

تمام اجزاء کوٹ کرباریک کرلیں اوران کی چار سے پانچ خوراکیں بنا کر گڑ کے ہمراہ کھلائیں دو تین دن کے وقفے سے دوبارہ کھلائیں اوراسی طرح تیسری بار استعمال کرائیں۔

10- جس جانور کا پیچھا نکل رہا ہو (Prolapse of Uterus)

نیم کے پتے	10 گرام	مشک کافور	15 ٹکیاں
بیل گری	10 گرام	جو	ایک پاؤ
پوست ڈوڈا	10 گرام	شکر	250 گرام
چاروں گوند	15 گرام	پانی	حسب ضرورت

(ایک خوراک)

اس طرح کی ایک خوراک روزانہ سات آٹھ دن تک استعمال کروائیں

احتیاط کریں کہ جانور کے بیٹھنے کی جگہ اس طرح ہو کہ پچھلا حصہ اونچا رہے۔

قبض سے بچانے کیلئے سبزہ چارہ استعمال کریں اور خشک چارہ بند کردیں۔ بوقت ضرورت پچھکا (Truss) ضرور چڑھائیں۔

11- خارش سے نجات (Itching)

چیڑ کا تیل 2 تولہ لیموں کارس 2 تولہ چنبیلی 2 تولہ

تمام اجزاء ملا کرجسم کے متاثرہ حصے پر مالش کریں اور صبح ڈیٹول ملے پانی سے متاثرہ حصے کو دھودیں۔

12- رت موترا "سرکن" (Post Parturient Haemoglobin Urea)

اس مرض کے علاج کیلئے سوڈیم ایسڈ فاسفیٹ 60 گرام جانور کو کھلائیں / پلائیں اوراتنا ہی زیرجلد اورنس میں لگائیں پانی میں ملا کر ٹیکہ لگائیں

چارے کے حصول کیلئے استعمال ہونے والی زمین کا سائل ٹیسٹ کروائیں تاکہ اس میں نمکیات کی کمی کا اندازہ ہو سکے۔

دو چھٹانک مولی کے بیج باریک پیس کر پانی میں ملائیں اورآدھ کلو شکر ڈال کر لگاتار تین دن دینے سے بھی مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

13- ملک فیور "سوتک کا بخار" (Milk Fever)

یہ میٹابولک مرض عام طور پر بچے کو جنم دینے سے لیکر 10 دن بعد تک لاحق ہوتا ہے۔ اس کے علاج کیلئے ڈی سی پی 100-50 گرام روزانہ دیں اس کے ساتھ کوڈ لیور آئل 100-50 گرام روزانہ دیں۔ کوڈلیور آئل سے جانور کو وٹامن ڈی ملتا ہے جو کہ ڈی سی پی کو انتڑیوں میں جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔

14- زخموں کیلئے (Dry Powder)

رستے ہوئے زخموں کو خشک اور مندمل کرنے کیلئے جانوروں میں درج ذیل ڈرائی پاؤڈر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بوریکس/سوہاگہ ایک حصہ   پھٹکڑی ایک حصہ   گندھک ایک حصہ

سب کو پیس کر ملالیں اور زخموں کیلئے استعمال کریں۔

15- بخار کا پاؤڈر (Fever Mixture)

کسی بھی قسم کے بخار کے تدارک کیلئے درج ذیل بخار کا پاؤڈر استعمال کریں۔

سوڈیم سیلیسلاس	30 گرام	میگ سالٹ	200 گرام
قلمی شورہ	15 گرام	نوشادر	15 گرام

(ایک خوراک)

ان سب کو پانی میں ملا کر پلادیں۔

16- سیلائن الیکچری (Saline Electuary)

قلمی شورہ	30 گرام	نوشادر	30 گرام
السی	60 گرام	ملٹھی	30 گرام
چلاڈوتا	4 گرام		

سب ادویات کو پیس کر اتنا شیرہ ملائیں کہ گلقند کی سی شکل بن جائے خوراک 60 تا 100 گرام استعمال کرائیں۔

جانوروں میں پیداواری ریکارڈ رکھنے کی اہمیت

جانوروں میں پیداواری ریکارڈ رکھنے کی اہمیت پر غور کرنے کیلئے ہم چند سوالوں پر غور کرتے ہیں مثلاً ہم باہر کے ملکوں سے دودھ اور گوشت دینے والے جانور یا ان کا سیمن کیوں منگواتے ہیں؟ یا ہم باہر سے مرغیوں کے انڈے کیوں منگواتے ہیں۔ تو ان سوالوں کا جواب یہی ہوگا کہ ہم باہر سے دودھ یا گوشت دینے والے جانوروں کو یا ان کا سیمن اس لئے منگواتے ہیں کہ ان جانوروں کی فی کس دودھ اور گوشت کی پیداوار ہمارے ملکی جانوروں سے زیادہ ہے۔ اسی طرح مرغیوں میں بھی انڈے اور گوشت کی فی کس پیداوار ہماری مرغیوں سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان جانوروں اور مرغیوں کی فی کس پیداوار ہمارے ملکی جانوروں اور مرغیوں سے زیادہ کیوں ہے؟ تو اس کا عام سا جواب یہ ہوگا کہ ان کی نسلیں بہتر ہیں اس لئے ان کی فی کس پیداوار زیادہ ہے۔ اس کے بعد اگلا سوال یہ ہے کہ ان کی نسلیں بہتر کیسے ہوگئی؟ تو اس سوال کا جواب یہ کہ انہوں نے مسلسل انتخاب کے ذریعے اپنے جانوروں اور مرغیوں کی نسلوں کو بہتر کیا ہے اور پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم بھی اپنے جانوروں میں انتخاب کرکے اپنے ملکی جانوروں اور مرغیوں کی نسلیں بہتر بنا سکتے ہیں؟ تو اسکا جواب یقیناً ہاں میں ہے۔ ہم بھی اپنے جانوروں کی نسلیں بہتر بنا سکتے ہیں لیکن اس کیلئے جانوروں کے انفرادی ریکارڈ کی ضرورت ہوگی۔ جب تک جانوروں کے دودھ کا انفرادی ریکارڈ نہیں ہوگا۔ ہم ان جانوروں میں سے اچھے جانوروں کا انتخاب نہیں کرسکتے۔

ہمارے ملک میں جانوروں کا انفرادی ریکارڈ رکھنے کا بالعموم رواج نہیں ہے۔ اگر لوگوں کو کہا جائے کہ جانوروں کا انفرادی ریکارڈ رکھیں تو وہ کہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو اپنے جانوروں کا ریکارڈ زبانی یاد ہے جب چاہیں پوچھ لیں۔ مگر بات یہ ہے کہ جو ریکارڈ سینے میں محفوظ ہے جب تک وہ کاغذ پر نہیں آ جاتا اس کی کوئی اہمیت نہیں اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ پھر لوگوں میں اس طرح کی باتیں بھی ہوتی ہیں کہ میرے جانور "بہت دودھ" دیتے ہیں۔ آخر اس "بہت دودھ" سے کیا مراد ہے؟ یہ "بہت دودھ" کتنے لٹر ہوتا ہے؟ ان سارے مسائل کا حل یہی ہے کہ ہم جانوروں کا باقاعدہ طور پر ریکارڈ رکھیں۔

باہر کے ملکوں میں جانوروں کا ریکارڈ رکھ کر ان سے بہتر جانوروں کا انتخاب کرکے نسلیں بہتر ہوتی جارہی ہیں۔ نسلوں کی بہتری کے فوری فوائد یہ ہیں کہ کم جانوروں سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے اور زیادہ جانوروں کو پالنے کیلئے جو وسائل استعمال ہورہے تھے وہ کسی اور مفید مصرف میں لائے جاسکتے ہیں اور جانوروں سے حاصل ہونے والے منافع کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کی مثال لیں۔ امریکہ میں 1960 اور 1990 میں گائیوں کی تعداد، اور حاصل ہونے والے دودھ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	1960	1990	کمی/اضافہ
گائے	17.6 million	10.1 million	7.5 million
دودھ	55.8 million ton	67.3 million ton	11.5 million ton

فریزین گائے کی دودھ کی اوسط پیداوار

5406 litre (2000) 11671 litre 6265litre

اس سے یہ بات عیاں ہے کہ امریکہ میں جانوروں کی تعداد بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے اور دودھ کی مقدار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں جانوروں کی فی کس پیداوار درج ذیل ہے:

ساہیوال گائے:	1800 litre/Lact
نیلی راوی بھینس:	2200 litre/Lact
دوغلی گائے:	3000 litre/Lact

اوران جانوروں کی یہ حالت آج سے 50 سال پہلے بھی یہی تھی اور آج بھی یہی ہے۔ یہ ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہم کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر بدلتے ہوئے بین الاقوامی منظر میں جب بین الاقوامی تجارتی ادارے WTO کے قوانین لاگو ہو جائیں گے تو دوسرے ممالک دودھ اور گوشت سستا مہیا کر کے ہمارے ملک کی لائیوسٹاک کی صنعت کو تباہ کر سکتے ہیں۔ پھر ہمیں دودھ اور گوشت کیلئے دوسرے ملکوں پر انحصار کرنا پڑے گا۔ اس سے ہماری ملکی سلامتی پر حرف آ سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے جانوروں کی ترقی کیلئے سوچیں۔ آپکی دلچسپی کیلئے یہ ذکر مناسب ہوگا کہ دنیا میں جس گائے نے آج تک سب سے زیادہ دودھ دیا اس کی پیداوار 109.3 لٹر یومیہ تھی۔ یہ ریکارڈ 1984 میں قائم ہوا اور یہ گائے ملک کیوبا میں تھی۔

ریکارڈ رکھنے کے فوائد:۔

1- دودھ کا ریکارڈ رکھنے سے مالک کو ہر جانور کی قیمت کا اندازہ لگانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

2- اگر جانوروں کے آباؤ اجداد کی پیداوار کا علم ہو تو جانور خریدتے وقت Risk Element کو کم کیا جا سکتا ہے۔

3- زیادہ پیداوار کے حامل جانوروں کو نسل کشی کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور کم پیداواری صلاحیت والے جانوروں کو ختم کر کے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4- فی کس پیداوار کے اضافے کیلئے ریکارڈ رکھنا بہت ضروری ہے۔

5- اس سے مستقبل کی پالیسی بنانے میں مدد ملتی ہے۔

6- ہمارے پاس جانوروں کا ریکارڈ نہ ہو تو جانوروں کی بہتری کے سلسلے میں پڑھے لکھے لوگوں سے بات نہیں کر سکتے۔

7- اگر ہم صرف جانوروں کا کاروبار کر رہے ہیں اور ہمیں اپنے خرچ اور آمدن کا اندازہ مکمل ریکارڈ موجود ہو تو نفع نقصان کا اندازہ ہو جانے کے بعد نفع کو بڑھنے اور نقصان کو کم کرنے والے عوامل پر غور کرنا آسان ہو جاتا ہے اور نقصان کرنے والے عوامل کا سدباب کر کے منافع میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً متوازن خوراک دینے سے فالتو خوراک کا ضیاع روک کر منافع کمایا جا سکتا ہے۔

8- ریکارڈ رکھنے کے فوائد اور بھی ہیں مثال کے طور پر اگر ہم بیک وقت سبزیاں، گندم یا دوسری نقد آور فصلوں کے ساتھ مال مویشی پال رہے ہیں اور ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ریکارڈ رکھ رہے ہوں تو ہمیں ہر مد میں نفع نقصان کا اندازہ لگانا آسان ہو جائے گا اور ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کون سا کاروبار زیادہ منافع بخش ہے۔

ریکارڈ نہ رکھنے کے نقصانات:۔

1- ہم کسی پڑھے لکھے آدمی سے بات نہیں کر سکتے۔

2- ہم ترقی نہیں کر سکتے۔

3- ہم مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کر سکتے۔

4- جانوروں کی فی کس اوسط پیداوار میں اضافہ نہیں کر سکتے۔

کم از کم ہمیں کون کون سے ریکارڈ رکھنے چاہییں؟

1- تاریخ پیدائش اور آباؤ اجداد

2- دودھ اور مکھن کی پیداوار

3- نسل کشی کا ریکارڈ (services/conception، بچہ دینے کا ریکارڈ)

4- صحت کا ریکارڈ خاص طور پر Mastitis اور نسل کشی کے متعلق